ھو الشافی

طب الصادق (ع)

جملہ امراض کا واحد نسخۂ قرآنی امام علیہ السلام کی زبانی

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

کھاؤ ۔ پیو ۔ اور زیادہ نہ کھاؤ

Presented by:

ShiaOfAhlulbayt
http://groups.msn.com/shiaofahlulbayt

طب الائمہ علیہم السلام

از

آیۃ اللہ نصیر الدین امیر صادقی تہرانی

مترجمہ

مولانا السید علی حسن اختر صاحب امروہوی

ناشر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت ...... مارچ ۱۹۹۸ء
تعداد اشاعت ...... ایک ہزار (۱۰۰۰)
طابع .... سندھ آفسٹ پرنٹرز
قیمت ....
کتابت .... سید محمد حسن عسکری زیدی نادم ابزانی

تصدیق نامہ

میں نے کتاب "طب الصادق" مترجم نامی سید علی حسن اختر صاحب میں آیاتِ قرآنی کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا، اسے میں تصدیق کرتا ہوں کہ ان آیاتِ قرآنیہ کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

حافظ محمد یٰسین
امام نایاب مسجد
ڈاکخانہ کراچی ۱۸

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱-	سفرِ تاریخ -	۶	۱۲-	اطباءِ اسلامی -	۱۸
۲-	پیش لفظ -	۷	۱۳-	امام جعفر صادق در عصر منصور -	۱۸
۳-	پیش گفتار -	۹	۱۴-	اصل کلام -	۱۹
۴-	طبیب کون ہے؟	۹	۱۵-	مختصر آیت بر کل طب -	۲۰
۵-	امامِ رہبرِ دین اور رہنمائے	۱۱	۱۶-	پیغمبرِ اسلام -	۲۱
	ارواح ہے -		۱۷-	ارشاداتِ رسول -	۲۳
۶-	ارشادِ امام رضا -	۱۲	۱۸-	ارشاداتِ علی ابن ابیطالب -	۲۴
۷-	اسلام و تندرستی -	۱۳	۱۹-	ارشادِ رسول -	۲۵
۸-	کیا انسان آزاد پیدا ہوا ہے؟	۱۵	۲۰-	اقوالِ امیر المومنین -	۲۶
۹-	مقدمہ تالیف کتاب -	۱۶	۲۱-	داستانِ طبی امیر المومنین -	۲۶
۱۰-	تاریخ آغاز طب -	۱۷	۲۲-	داستان دیگر -	۲۹
۱۱-	طب درمیان عرب -	۱۸	۲۳-	دورِ ترقی علمی -	۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
-۲۴	معارفِ امام از کتب	۳۲	-۳۸	ضعفِ بدن۔	۵۰
	تحریر نیست۔		-۳۹	برص۔	۵۱
-۲۵	طبِ ہندی۔	۳۳	-۴۰	ضعفِ چشم۔	۵۱
-۲۶	گفتگو امام صادق علیہ السلام	۳۴	-۴۱	زکام۔	۵۱
	با طبیبِ ہندی۔		-۴۲	شدتِ بول۔	۵۱
-۲۷	انسانی جسم میں ہڈیاں	۳۹	-۴۳	قلتِ نسل۔	۵۲
	کتنی ہیں؟		-۴۴	ضعفِ باہ۔	۵۲
-۲۸	دورانِ خون۔	۴۰	-۴۵	خواص سبزی ہا۔	۵۲
-۲۹	ہم کس طرح دیکھتے اور	۴۱	-۴۶	پیاز۔	۵۲
	سنتے ہیں؟		-۴۷	سیر (لہسن)۔	۵۳
-۳۰	حدیثِ ہلیلہ۔	۴۱	-۴۸	بادنجان (بینگن)۔	۵۳
-۳۱	تحلیل حدیث۔	۴۲	-۴۹	ترب (مولی)	۵۳
-۳۲	جواب۔	۴۲	-۵۰	کدو۔	۵۴
-۳۳	ذکر بعض معالجاتِ امام۔	۴۸	-۵۱	کاسنی۔	۵۴
-۳۴	دردِ سر۔	۴۸	-۵۲	خواص بعض میوہ جات۔	۵۴
-۳۵	زہریلے بخارات۔	۴۹	-۵۳	سیب۔	۵۴
-۳۶	باری کا بخار۔	۵۰	-۵۴	گلابی امرود	۵۵
-۳۷	اسہال و دردِ شکم۔	۵۰	-۵۵	انار۔	۵۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
-۵۶	انجیر۔	۵۵	-۷۰	پاکیزگی دست ہا۔	۶۲
-۵۷	خرما۔	۵۶	-۷۱	نزدیکی با زنان۔	۶۲
-۵۸	انگور۔	۵۶	-۷۲	طبابتِ روحی۔	۶۲
-۵۹	بنیادِ طب۔	۵۷	-۷۳	پیغمبرِ اسلام۔	۶۴
-۶۰	طبیب صرف بیمار کے	۵۷	-۷۴	عصرِ امام جعفر صادق۔	۶۴
	دل کو خوش کرتا ہے۔		-۷۵	نمونہ طبِ روحی حضرت	۶۵
-۶۱	چند آئینِ طب۔	۵۸		امام جعفر صادق۔	
-۶۲	حفظ سلامتی بدن۔	۵۹	-۷۶	غضب، غصہ۔	۶۵
-۶۳	زیادہ پانی پینے کا نقصان	۶۰	-۷۷	دروغ، جھوٹ۔	۶۷
-۶۴	آدابِ غذا خوردن۔	۶۰	-۷۸	رشک۔	۶۸
-۶۵	راہ رفتن بیمار۔	۶۱	-۷۹	تکبر یا بزرگ نمائی	۶۹
-۶۶	خواب و آسائش۔	۶۱	-۸۰	حرص۔	۶۹
-۶۷	چار مفید علاج۔	۶۱	-۸۱	وعدہ خلافی	۷۰
-۶۸	آدابِ حمام۔	۶۱	-۸۲	جنگ و جدال۔	۷۱
-۶۹	موازنہ روی در خوراک۔	۶۲		(تمت)	

مصرعۂ تاریخ

علاجِ جسم و جاں کی فکر لا حاصل ہے کیا حاصل
امامِ جعفرِ صادقؑ کی جب تصنیف ہے کامل

۱۴۰۱ھ

پیشِ لفظ

اپنی پچاس پچپن سالہ تعلیمی کی خوشگوار دَور کے بعد بیکار زیستن سے باکار زیستن کو ترجیح دے کر قدرت کے عطا کردہ چند آخری لمحات کو آخرت کی یاد میں گذارنے کے لئے دینی تصنیفات میں وقت گذاری کا شوق پیدا ہوا۔ اپنی بے بضاعتی اور بے مائگی کے پیشِ نظر، حدیثِ کساء و معجزہ جناب سیدۂ طاہرہ (سلام اللہ علیہا) و معجزہ مولا شیرِ کائنات پدرِ بزرگوار حسنین علیہم السلام اور بعض ادعیہ کا اردو و فارسی منظوم ترجمہ کیا۔ اس کے بعد اپنے ذہین و دیندار طلباء و طالبات کے لئے ایک کتاب مجالس (فاطمہ کا چاند) بعدہٗ (ذکرِ معصوم) پھر خطباتِ راشدہ نامی ایک منظوم کتابچہ۔ اور ترجمہ خرد جز مختصاً پیش کیا گیا۔ بعض کتابوں کے تین تین ایڈیشن نے قارئین کے بیداریٔ احساس کا ثبوت دیا۔ ہمت بڑھی حوصلہ ابھرا اور ایک عالمِ جلیل مقدس جن کا لقب ہی مُقدّس اردبیلی پڑ گیا، کی نادر کتاب حدیقۃ الشیعہ کا بڑی محنتِ شاقہ سے چار سو صفحات کا ترجمہ کیا۔ کتابت ابھی چند صفحات کی ہوئی تھی کہ زمانہ نے رنگ بدلا کتاب کے ترمیم و اصلاح کی ضرورت پیش آئی۔ ابھی نظرِ ثانی کی نوبت نہ آئی تھی کہ میرے ایک دیرینہ کرم فرما سیّد ثامن حسین صاحب نے مجھے ایک کتاب لا کر دی (طبّ الصادقؑ)

اور ترجمہ کی فرمائش کی ۔ یہ کتاب ایران میں چھپی ہے اور بہت عجیب کتاب ہے صادقِ آلِ محمدؐ نے طبِ جسمانی اور طبِ روحانی پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ تاریک قلوب نورِ ایمان سے نہ صرف منور ہو جاتے ہیں بلکہ بے ساختہ ایمان پکار اٹھتا ہے کہ بیشک یہ قولِ امامؑ ہے۔ کتاب کی غیر معمولی افادیت سے اردو طبقہ کی محرومیت پر رحم آیا۔ دل نے باوجود شکستگی ترجمہ پر مجبور کیا۔ بعض احباب سے مشورہ کیا میرے علم دوست محترم بزرگ الحاج سید نیاز احمد صاحب قبلہ نے ہمت کو عرش پر پہونچایا' اور ترجمہ شروع ہو کر بحمد اللہ اختتام کو پہونچا' مجھے یقین ہے کہ مومنین و قارئین پڑھیں گے اور پسند ہی نہیں' وجد فرمائیں گے۔

میں اپنے اس ترجمہ کی ادنیٰ خدمت کو اپنے صادق پیشوا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں برائے شفاعت خود و والدینؒ فرزند بطور ہدیہ پیش کر رہا ہوں اور صادقِ آلِ محمدؐ سے نگاہِ کرم کا امیدوار ہوں اور مومنین باتمکین سے دعائے مغفرت کا طلبگار۔

" احقر الزمن "

سید علی حسن عفی عنہ

پیش گفتار

استادِ دانشمند بزرگ آقائی نصیر الدین طاہر تہرانی

طبیب کون ہے؟

جو طبابت اس کتاب میں موضوعِ گفتگو ہے اس سے وہ طبابت مقصود ہے جس میں جسم و روح دونوں کے عوارض سے بحث ہوتی ہے۔ اس لئے کہ آدمی دو چیزوں "روح اور جسم" سے مرکب ہے اور ہر ایک کی سلامتی اور بیماری ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے لہٰذا انسان صحیح و سالم وہ ہے جو دونوں حیثیت سے سلامتی رکھتا ہو ——

اگر کوئی حقیقی طبیب ہونا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ بذریعہ معالجہ انسانیت کی خدمت انجام دے تو اس کو جسم و روح دونوں کا طبیب ہونا چاہیئے یعنی رنج و غم و اندوہ روحانی کا بھی معالج ہو جس طرح عوارضات جسمانی کا جو طبیب روحانی علاج سے ناواقف ہے اگر وہ امراض روحانی کا مسہل سے علاج کرے گا تو ظاہر ہے کہ مریض کو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ یا مثلاً فکر و خیال ناراحتی

روح کی وجہ سے اگر کسی کو نیند نہیں آتی اور پریشان ہے تو اس کو خواب آور گولیاں کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ بجز تھوڑے سے سُلا دینے کے۔ اِسی طرح اگر بیماری امراض جسمانی کی وجہ سے ہے۔ تو روحانی علاج اور پند و نصائح مفید اس کو کچھ بھی فائدہ نہ دیں گے۔ لہٰذا طبیب کامل اور حاذق وہی ہو سکتا ہے جو جسمانی اور روحانی تمام امراض اور ان کے علاج سے واقف ہو اور ایسا طبیب سوائے برگزیدگانِ خدا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

اِسلام میں روح و بدن اگرچہ دو جداگانہ چیزیں ہیں لیکن لازم و ملزوم ہیں کہ ایک کی سلامتی دوسرے کی سلامتی پر موقوف ہے۔ اِسلام کے رہبر و پیشوا آئمہ نے آپ کو طبیبِ روحانی کی صورت میں اگرچہ پیش کیا مگر وہ طبیب جسمانی بھی تھے۔ ان کے طبیب جسمانی ہونے کا ایک یہ نمونہ ہی ثبوت کے لئے کافی ہے کہ انھوں نے پاکیزگی و طہارتِ بدن کے لئے وضو غسل اور تیمم مختلف نجاستوں سے پاک ہونے کو لازمی قرار دیا۔ تاکہ اعضاءِ ظاہری گرد و غبار سے آلودہ ہو کر مضر صحت نہ بنیں۔ انبیاء جو انسانیت کی فلاح و بہبود کے رہبر بن کر آئے۔ اُنکا اصلی مقصد صرف یہی تھا کہ اِنسان کو آموزگارِ اخلاق و دین بن کر روحانیت کے ارتقائی منازل طے کرائیں۔ کیونکہ انسان اگرچہ جسم و روح کا مرکب ہے لیکن درحقیقت انسانیت روح کا نام ہے اور جسم ایک آلہ روح ہے۔

انبیاء نے سلامتیِ بدن کی طرف توجہ صرف اس حد تک دی ہے کہ صحتِ جسم صحتِ روح کا باعث بن کر روحانی منازل طے کر سکے۔

درحقیقت انبیاء اطباءِ ارواح و عقول ہیں کیونکہ عقل و دل بھی

جسم کی طرح بیمار ہوتے ہیں۔ پیغمبرِ اسلام کا قول (ارشاد) ہے۔ اِنَّ ھٰذِہِ القلوب تمل کما تمل الابدان۔ یعنی یہ دل بھی بدن کی طرح بیمار ہوتے ہیں۔ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ بدن کی چھ حالتیں ہیں صحت، مرض، خواب، بیداری، موت اور حیات۔ اور اسی طرح روح کے واسطے صحت اس کا یقین ہے۔ مرض شک یا تردید ہے۔ خواب اِسکی غفلت ہے، بیداری توجہ ہے، موت نادانی ہے۔ حیات دانش ہے۔

امام رہبرِ دین و رہنماءِ ارواح ہے

اگرچہ اس کتاب میں طبِّ جسمانی حضرت امام صادق علیہ السلام سے بحث کی گئی ہے لیکن مقصودِ امام بھی یہی ہے کہ تن آلہ کارِ روح ہے روح کے کارفرمائی کے لئے جسم کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ تاکہ روح اور عقل میں ارتباط قائم رہے ورنہ دین کی ہدایت کا مقصد عقل کی سلامتی ہے۔ کیونکہ اِنسان کا مکلف ہونا عقل پر موقوف ہے۔ اور عقل ہی کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اِس لئے وہ معالجات جو عقل کو ضعیف یا زائل کر دیتے ہیں، اسلام میں وہ موت کے مساوی ہیں، دین اجازت نہیں دیتا کہ انسان مرجائے اگرچہ ایک لمحہ ہی کی موت ہو یعنی عقل جو حیات ہے اس کو زائل کر دے۔ اسی لئے اِسلام شراب و قمار اور نشہ آور دوائیوں کے خلاف ہے کیونکہ یہ دشمنِ عقل یعنی دشمنِ حیات ہیں۔

قرآن ایک سفرنامہ روحِ انسانی ہے اور ایک وہ رسّی ہے کہ جس نے اس کو

مضبوط پکڑ لیا وہ آسمانِ عقل و خرد پر جا پہونچا اور معارف و علوم کا عالم ہو گیا مگر ہر شئے کے علم کے لئے "حواسِ خمسہ" کی ضرورت ہے پیغمبرِ اسلام کا ارشاد ہے من فقد حساً فقد علماً یعنی جس نے ایک حس ضائع کر دی ایک حصہ علم کا ضائع کر دیا۔ لہٰذا جس قدر جسم صحیح اور سالم تر ہوگا "حواسِ خمسہ" بھی کامل تر ہوں گے اور اُن کے معلومات بھی زیادہ ہوں گے۔

جو پیغمبر علمِ طب سے ناواقف ہے وہ تربیتِ روح کے فرائض بھی انجام نہیں دے سکتا اور جو کتاب صحتِ جسمانی کی ضامن نہیں وہ رُوح کی تربیت میں بھی قاصر رہے گی۔ خدا نے ہرگز ایسا پیغمبر اور ایسی کتاب نازل نہیں فرمائی ہے۔

ارشاد حضرت امام رضا علیہ السّلام

ہر درد کی شفا قرآن میں ہے۔ قرآن سے شفا چاہو جس کو قرآن سے شفا حاصل نہ ہو اُس کو کوئی چیز شفا نہیں دے سکتی۔

بے شک خدا کی کتاب "ہدیٰ" ہے۔ یہ نسخۂ شفا ہر مرض کی دوا ہے انسان اگر سوچے اور غور کرے تو اس میں روحانی نسخوں کے ساتھ ساتھ صحتِ جسمانی کی ضروریات وابستہ نظر آتی ہیں جہاں نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، کے شربتِ روح افزا کا ذکر ہے وہاں نماز کی فضیلت میں یہ بھی حکم ہے کہ مساجد میں ادا کرو تاکہ ہر قدم پر روحانی ارتقاء کے ساتھ جسمانی چہل قدمی بھی ہو کر معاونِ صحتِ جسمانی ہوتی رہے۔ مسجد میں حضورِ معبود نماز کی ادائیگی کے ساتھ جہاں روحانی فرحت

حاصل ہو، وہاں قیام و رکوع و سجود کے حکم سے ورزشِ جسمانی کی رعایت بھی نسخہ میں رکھ دی گئی۔

قرآن جہاں نیک اعمال اور مفید اشیاء کا حکم دیتا ہے وہاں مُضر افعال اور مُضر اشیاء کو ممنوع قرار دے کر روح اور جسم دونوں کی صحت کا خیال رکھتا ہے اگر صحتِ روح کے لئے نماز کا حکم دیا گیا ہے تو مُضرِ صحت شراب سے بار بار منع فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۂ مائدہ آیت نمبر ۹۰ و ۹۱، اور سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۱۹ میں ارشاد ہوتا ہے "اے ایمان والو شراب، قمار اور مجسمہ وغیرہ شیطانی کاموں میں سے ہیں پس ان سے دور رہو، شاید نجات پالو۔ بیشک شیطان چاہتا ہے کہ شراب و قمار کے ذریعہ تم میں باہم دشمنی کرے اور تم کو یادِ خدا اور نماز سے باز رکھے۔ کیا تم ایسے مرد ہو کہ ہوا و ہوس سے مُنھ موڑ کر پرہیزگار بن جاؤ۔"

سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۱۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔

"یہ لوگ "شراب و قمار" کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دو کہ دونوں میں بڑا نقصان اور فائدہ ہے مگر فائدہ سے کہیں زیادہ نقصان ہے۔"

أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ کے ساتھ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى بھی ہے۔

آج مدہوشان و مے نوشانِ مغرب بھی چلا رہے ہیں کہ شراب کے وقتی اور تھوڑے سے فائدہ میں سیکڑوں رُوحانی اور جسمانی قابلِ نفرت مُہلک امراض پوشیدہ ہیں۔ یہ جہاں تھوڑی دیر کو خواب آور گولی کی طرح یا عملِ جراحی میں جسم کو بے حس کر کے سکون بخش نظر آتی ہے اور عقل و خرد، ہوش و حواس کو زائل کر کے انسان کو حیوان بنا دیتی ہے، وہاں بے شمار امراض کا غمناک پیغام مے خوار کیواسطے

اپنے ساتھ لاتی ہے، ضعفِ باہ، ضعفِ اعضاء، سِل، امراضِ سوداوی اور دق وغیرہ وغیرہ کا واحد سبب یہی بادۂ بدبخت ہے۔ یہی عقل و خرد پر پردہ ڈال کر بیگانوں کو یگانہ اور اپنا ہمراز دکھلا کر رازِ سربستہ کو ظاہر کر دیتی ہے اور یگانوں کو بیگانہ دکھلا کر باپ سے بیٹے کو کبھی قتل کرا دیتی ہے۔ بلکہ شرابی کے مضر اثرات نسل بعد نسل اولاد کو وراثتاً پہونچتے ہیں۔

کتاب وسائل الشیعہ (جلد دوم) میں صادق آلِ محمدؐ (امام جعفر صادق علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی لڑکی شراب خوار کو دی اس نے قطع رحم کیا ــــ شاید مراد یہ ہے کہ اس نے دختر کی نسل ہی کو منقطع کر دیا۔ حِلْیَۃُ الْمُتَّقِیْن میں ہے کہ اپنی اولاد کے لئے "شراب پینے والی اور سؤر کا گوشت کھلانے والی" دایہ مت مقرر کرو کہ اُسکا دودھ اُس بچہ میں بھی اثر انداز ہوگا۔

اسلام و تندرستی

ہر شخص اس کو تسلیم کرتا ہے کہ سب سے ضروری اور لابدی چیز تندرستی کے لئے اطمینانِ قلب و سکونِ دل ہے۔ لہٰذا تندرستی کے لیے سکونِ قلب جب ضروری ہوا تو اب دیکھنا یہ ہے کہ سکونِ قلب یا امنیت کیس طرح حاصل ہو۔ سکونِ قلب اُسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو اپنے مرض کو اور صحت کو خدا کی طرف سے جانے اور اس پر اعتقاد کامل رکھتا ہو۔ چنانچہ خدا خود فرماتا ہے۔ کہ "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" ایسے مریض کو اگر دنیا کے تمام اطباء جواب

الرعد آیت نمبر ۲۸ -

اور ڈاکٹر جواب دے دیں تو پھر بھی وہ زندگی سے مایوس نہیں ہوتا اور اسکو یہ یقین ہوتا ہے کہ خدا اسکا مددگار ہے، اسی کے ہاتھ سے شفا ہے۔ (سورۃ الرعد آیت ۲۸)۔

کیا انسان آزاد پیدا ہوا ہے؟

ہاں یہ درست ہے کہ انسان آزاد پیدا کیا گیا ہے مگر کس حد تک؟ کیا آزادی کے یہ معنی ہیں کہ اگر انسان چاہے تو وہ ایک درخت بار آور پھل پھول لانے والا بن جائے؟ یا اگر چاہے تو کبوتر کی طرح فضا میں پرواز کرتا پھرے؟ یا مچھلیوں کی طرح ہمیشہ پانی میں زندگی بسر کرے؟ ہرگز ایسا نہیں، بلکہ اس حدود میں جس میں اس کو خدا نے قدرت دی ہے، آزاد ہے اور انسان کو فرض اسی آزادی سے فائدہ اٹھانا چاہئے جو اللہ نے اسے عطا کی ہے، قدرتِ انسان کو اپنے ایک بنائے ہوئے قانون کے دائرہ میں آزاد رکھنا چاہتی ہے، قانونِ قدرت اجازت نہیں دیتا کہ انسان جو چاہے وہ کرتا پھرے۔ وہ اپنے مال و متاع کو بے جا بے مصرف صَرف نہیں کر سکتا۔ ہر قسم کی اچھی بری بات زبان سے نہیں نکال سکتا۔ ہر قسم کی غذا اور ہر طرح کا لباس بھی اپنی خواہش سے نہیں کھا اور پہن سکتا۔ اس کو حق نہیں کہ وہ دوسروں پر دست درازی یا دوسروں کی حق تلفی کر سکے۔ دوسروں کا کیا ذکر وہ خود اپنے کو بھی تلف نہیں کر سکتا۔

اس لئے کہ خدا نے اس کو عقل عطا کی ہے۔ اور عقل ایک شترِ بے مہار کیلئے مہار اور نکیل کا کام کرتی ہے۔ لہٰذا انسان آزاد ہوتے ہوئے مقید اور مقید ہوتے ہوئے آزاد ہے۔

مقدمۂ تالیفِ کتاب

ہزاروں حمد و سپاس اُس خدا کی جو دونوں جہان کا پروردگار ہے اور بیشمار درود و سلام اس کی برگزیدہ مخلوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور ان کی آلِ پاک پر۔

صادقِ آلِ محمدؐ امام جعفر صادق علیہ السلام کی سوانح حیات پر قلم اٹھانے والے کے واسطے انتہائی آسانی اس لئے ہے کہ آپ کی ذات جامع الصفات، حامل الانواع، علوم و معارف، علم و حکمت، فلسفہ و ادب، تمام فضائلِ انسانیت اور مکارمِ اخلاق کی بدرجہ اتم حامل ہے۔ مورخ یا شاعر آپ کی جس صفت کا ذکر کرے یا جس عنوان پر قلم اٹھائے بے تامل مضامین کے دریا بہا سکتا ہے۔ بنابریں میری آتشِ شوق نے چاہا کہ میں بھی اس نورِ الٰہی کی روشن و تابناک زندگی پر جو شکستہ زندگیوں کو زندگی بخش اور مافوق البشر حیات ہے، کچھ لکھوں۔ مگر حیران تھا کہ ایسے جامع الفضائل کی کون سی فضیلت اور ایسے مجمع الصفات کی کون سی صفت کا بیان کروں، سوچا کہ اس بحرِ بیکراں میں غواصی اور میدان لاانتہا میں جولانی مشکل و دشوار ہے نہ لکھوں یا نہ لکھوں، تو کہاں سے ابتداء کروں، اور کون سے دروازہ سے داخل ہوں،

بالآخر یہ طے کیا کہ فی الوقت نہایت مختصر بیان تاریخ طب عرب کا کیا جائے اور یہ دکھایا جائے کہ یہ بچہ گہوارۂ نشوونما سے چل کر کس طرح سرزمینِ عرب اور اس ماحول میں سرحدِ جوانی تک پہونچا، اور کس طرح آغوشِ اسلام میں پرورش پاکر عقلِ سلیم اور فکرِ مستقیم کی مدد سے ایک رہبرِ کامل اور ہادیِ عاقل بنا۔ لہٰذا طبِ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ذکر صرف اس لئے کیا گیا کہ قارئین اسکو پڑھ کر بہ حدِ بصیرت امام عالی مقام کی روحانیت کے بلند مقام کا کچھ اندازہ لگا سکیں، اور علمِ لدنی کی کچھ جھلکیاں دیکھ سکیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ یہ علم امام درسی و کسبی نہ تھا بلکہ وہبی اور صرف وہبی تھا، جو امام کو وراثتاً اپنے آبائے کرام اور اجدادِ عظام سے اور انکو نبیؐ خیرالانام سے اور نبیؐ کو جبرئیل نیک نام سے، اور جبرئیل کو کلام لاکلام سے عطا ہوا تھا۔

تاریخ آغازِ طب

علمِ طب کے آغاز و ابتداء کے بارے میں اقوالِ عقلاء مختلف ہیں۔ بعض مورخین نے اس علم کی ایجاد کا سہرا کلدانیوں کے سر رکھا ہے۔ بعض مورخ جادوگروں کو اس کا موجد بتلاتے ہیں۔ بعض کا خیال مصریوں اور اکثر نے عقلاء و فلاسفۂ یونان کو علمِ طب کا موجد اور بانی بتلایا ہے۔

طبّ درمیان عرب

اہل عرب نے فارس اور روم کے ہمسایہ ممالک سے طب کو حاصل کیا اور سب سے پہلا طبیب عرب میں ابن حذیم وغیرہ

اطبائے اسلامی

اسلام میں سب سے پہلا طبیب خالد ہوا پھر یکے بعد دیگرے نوبت جرجیس تک پہنچی جس نے مدتوں روم میں رہ کر اکثر یونانی کتب کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اور بعد ازیں امراض جسمانی کے علاج میں نمایاں شہرت حاصل کی۔ اکثر اہل دانش کو طبیب بنایا۔ لیکن یہ کتاب جو ہم پیش کر رہے ہیں۔ یہ اقتباس اور ماخذ نہیں ہے طب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں احادیث صحیح نقل کی گئی ہیں۔ علم طب کے عمدہ اور بے بہا مطالب ہیں وہ مناظرات ہیں جو امام اور حریفانِ امام میں پیش آئے ہیں اور وہ دلائل ہیں جن سے امام کا علمی و طبی مقام روشن و مشتہر ہوتا ہے۔

امام جعفر صادق در عصر منصور

امام علیہ السلام کی عدالت زمانۂ منصور میں بھی صاحبانِ فضل و فضیلت کا مرکز اور دانش و حکمت کی [illegible] تھی۔

تشنگانِ معرفت آپ کے دریائے علوم سے سیراب ہوتے اور جستجوئے اسرار و حکمت در ہائے سربستہ کو اپنے کانوں سے سنتے تھے۔ کتاب توحید مفضل اور بعض مناظرات امام جو اطبائے مصر سے ہوئے وہ آپ کے مقام علمی اور حکمت تک پہنچنے کے لئے کافی و وافی ہیں۔ اُن رموز و اسرار کا جن کا انکشاف آپ نے اس وقت فرمایا آج بھی کافی زمانہ گذر جانے کے بعد عصر حاضر کو اس کے اعتراف پر مجبور کر رہا ہے۔

اصل کلام

کتاب مقدس یعنی قرآن خدا کے مقدس و برگزیدہ شخص یعنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ ضروریات و لوازم حیات انسانی کلیتہً اس میں جمع کر دی گئیں۔ قال ان الکتب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا [illegible] کوئی چھوٹی اور بڑی چیز ایسی نہیں جو اس میں جمع نہ کر دی گئی ہو — یہ کتاب ہر زمانے کے ضروریات اور ہر دور کے واردات ماضی، حال اور مستقبل سب کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ یہ ہر وقت کے لئے ایک مکمل قانون اور ہر مرد کے لئے ایک مصلح اعظم ہے۔ اس خالق کل سے جو دل ہر ذرہ اور نفس ہر جان سے واقف ہے۔ اس کتاب کو بہترین راستہ قرار دیا ہے سعادت انسانی [illegible] اگر ہم حقیقت کو اس کتاب ہدایت کے ذریعہ راست پر لگائیں رحمت خداوندی کا مستحق بناتے۔ ہم خالق حقیقی پر لازم تھا کہ اس کتاب میں علاج انسانی کے ہر گوشہ پر روشنی ڈالے تاکہ انسان اپنے ہر وظیفہ کو ادا کر سکے۔

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت و بشارت ہے۔ اس میں علم و دانش کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ جو ارشاد ذات آسمانی پر مشتمل ہیں جن کو سوائے خدا اور راسخون فی العلم کے جو چراغ ہدایت ہیں، اور کوئی نہیں جانتا۔ (النحل آیت نمبر ۸۹)۔

"راسخون فی العلم" وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے رموز و اسرار قرآنی سے واقف کیا ہے اور ان کو تمام مخلوق پر ترجیح دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو راہ سعادت و رحمت کے رہبر ہیں۔ کیونکہ تکالیف قرآنی و فرائض آسمانی صرف صاحبانِ عقل کے لئے مخصوص ہیں، اور عقل سالم کے لئے بدن سالم کی بھی نہایت ضرورت ہے تو لطف پروردگار کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اس کتاب میں صحت و سلامتی جسم کا بھی بندوبست فرمائے تاکہ انسان اپنے فرائض کو بکمال و خوبی انجام دے سکے۔ چنانچہ قرآن صحت بدن اور سلامتی جسم کا بھی اسی طرح ذکر کرتا ہے جس طرح صحت روح کا۔ یعنی قرآن مجموعہ ہے طب روحانی اور طب جسمانی کا ——— قرآن نے طب جسمانی کے اس اصول کو جسکو حکمائے سابقہ نے "پرہیز" تجویز کیا ہے، اصل اصول طب جسمانی قرار دیا ہے بلکہ یہ اصول تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ صرف تین لفظوں میں بیان کرکے دریا کو کوزے میں سما دیا ہے۔

مختصر ترین آیت میں کل طب:-

سورۂ اعراف، آیت ۲۹ میں

ارشاد ہوتا ہے وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا۔ یعنی کھاؤ پیو

اور اسراف نہ کرو ——— تمام تجربے و بعد تحقیقات علمی اور آزمائش طولانی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صحت و سلامتی بدن کا انحصار کھانے و پینے میں میانہ روی پر ہے۔ اگر اعتدال کو ملحوظ نہ رکھا گیا تو افراط و تفریط یقینی جسم کی خرابی اور بیماری کا سبب ہوگی۔ لہٰذا یہ چھوٹی سی آیت وہ مرکز اور محور ہے جس پر طب جسمانی کے تمام امور گھوم رہے ہیں۔ طب کا پہلا اور سب سے مقدم مسئلہ یہی ہے کہ تمام بیماریاں اور عوارض معدہ سے شروع ہوتے ہیں معدہ کی خرابی ہی یعنی پرخوری معمول سے زیادہ کھانا ہی انسان کو بیمار کرتا ہے لہٰذا قرآن نے نسخہ تجویز کیا۔ کُلُوا کھاؤ۔ وَاشْرَبُوا۔ پیو۔ وَلَا تُسْرِفُوا۔ اسراف نہ کرو یعنی زیادہ نہ کھاؤ۔ اعتدال کو پیش نظر رکھو۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

علم طب کے متعلق فرمان رسولؐ بکثرت ہیں جو سلامتی روح کے ساتھ سلامتی بدن کے بھی ضامن ہیں۔ ارشاد ختمی مرتبتؐ ہے:-
سَارِحِ الْقُلُوْبَ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ۔ یعنی ہر چند لحظہ کے بعد دل کو آرام و راحت پہونچاؤ ——— تمام خوب و بد اثرات کا باعث انسان کا دل ہے۔ دل کی سلامتی پر تمام اعضاء کی سلامتی موقوف ہے۔ اور بیماری دل تمام اعضاء کی بیماری کا واحد سبب ہے۔ لہٰذا سلامتی اور صحت کا بہترین اصول دل کو خوش رکھنا ہے۔ ایک فلسفی کا مقولہ ہے کہ فسادی بیماری کا

بہترین علاج ہے۔ خوشی انسان کو اپنی طرف متوجہ کر کے انسان کو ہزاروں بیماریوں سے نجات دلا دیتی ہے۔

ارشادِ رسولؐ کل لھو باطل الا فی ثلث۔ تادیب الرجل فرسہ ورمیہ عن قوسہ وملاعبۃ امراتہ فانھا حق۔ یعنی ہر بازی ناجائز ہے مگر تین:۔ (۱) تربیتِ اسپ (۲) تیر اندازی (۳) تفریح با زنان

ہر شخص کے نزدیک بازی و تفریح انسانی صحت و سلامتی کے لئے ضروری ہے۔ کوئی دل کو خلافِ شرع اشیاء سے خوش کرتا ہے۔ اور شراب نوشی اور قمار بازی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور بعض عقل و دین سے کام لے کر عقل و دین کی بتلائی ہوئی تفریحات کو اختیار کرتا ہے اور جانتا ہے کہ انسان صرف کھیل کود کے لئے ہی پیدا نہیں کیا گیا۔ فرمانِ پیغمبرِ اسلام کے مطابق ان تین چیزوں میں سے کسی ایک یا سب کو اختیار کرتا ہے۔ بازی با اسپ یعنی گھڑ دوڑ وجود کو بھی خوش کرتی ہے اور گھوڑے کو تربیت دے کر قابلِ جنگ و جدل بناتی ہے۔ تیر اندازی تفریح کا سبب بھی بنتی ہے۔ اور میدانِ جنگ میں بھی کام آتی ہے۔ تفریح با زنان باعثِ نشاط بھی ہے۔ اور موجبِ افزائشِ نسل۔

ارشادِ رسولؐ:۔ المعدۃ بیت کل داء والحمیہ

راس کل دواء۔ یعنی شکم ہر بیماری کا گھر ہے اور پرہیز ہر علاج کا راز ہے — حکماء اور عقلاء کے نزدیک بھی ہر بیماری کی جڑ پرخوری اور ناسازگار اشیاء ہیں۔

ضرب المثل ہے کہ بیماریوں کا باپ کوئی بھی ہو لیکن بیماریوں کی ماں یقینی شکم ناسازگار ہے۔ لہذا کھاتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کونسی غذا مفید اور سازگار ہے۔ غذا کے رنگ، لذت اور مزہ کے دھوکے میں نہ آنا چاہیے کسی نے خوب کہا ہے کہ انسان کا منہ شاید پیٹ سے بھی بڑا ہے جو اس قدر کھا جاتا ہے کہ ظرف یعنی پیٹ سما نہیں سکتا۔

ارشادِ رسولؐ اعط کل بدن ما عودتہ۔ یعنی بدن کو اپنی عادی چیزوں سے کامیاب بناؤ — انسان ان مفید چیزوں میں سے بھی جس کا وہ عادی ہو گیا ہے استعمال کرے اس لئے کہ انسان اپنی زندگی کے کاموں میں سے جس چیز کا عادی ہو جاتا ہے وہ اس کے لئے آسان تر ہو جاتے ہیں اسی طرح عادی غذا اس کے لئے آسان اور زود ہضم ثابت ہوگی۔ البتہ اگر ناسازگار غذاؤں کا عادی ہو گیا ہے تو ان کو بتدریج ترک کرنے کی انتہائی کوشش کرے۔

ارشادِ رسولؐ لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمھم ویسقیھم۔ یعنی اپنے بیماروں کو ان کی خواہش کے خلاف کھانے پر مجبور نہ کرو کیونکہ ان کو خدا کھلاتا اور پلاتا ہے۔

بیمار کو غذا سے پرہیز طبیعت کے خدمات میں سے بڑی خدمت ہے
اس لئے کہ وہ مواد فاسدہ جو جسم میں جمع کر بیماری کا باعث بنا ہے وہ دکھانے
کی وجہ سے حل کرتا ہو جائے ـــ معدہ ضعیف میں ثقیل غذا ہرگز نہ
پہونچانی چاہیئے کیونکہ غذا ہضم نہ ہونے کی وجہ سے شکم میں بڑی مختلف
مہلک امراض سرطان وغیرہ کا سبب بنتی ہے اور اکثر و بیشتر امراض بے اشتہا
غذا کھانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کی طویل عمر
ہوئی ہے وہ اکثر پرہیزگار اور کم خوراک تھے۔

ارشاد علیؑ ابن ابیطالب

لا تمیتوا القلوب بکثرة الطعام والشراب فان القلوب
تموت کما یموت الزرع اذا کثر علیه الماء ۔ یعنی اپنے
دلوں کو زیادہ کھانے پینے کی طرف مائل نہ کرو تمہارے دل ایک مزروعہ زمین
کے مانند ہیں جس میں اگر حد سے زیادہ پانی دیا جائے تو زراعت کو بجائے فائدہ
کے نقصان دیتا ہے بلکہ زراعت ہی کو ختم کر دیتا ہے
ایک دوسرے مقام پر امیر المومنینؑ اپنے فرزند کو ... حکمت سے مطلع
فرماتے ہیں :-
امیر المومنین :-
اے میرے فرزند کیا چار باتیں نہیں تمہیں ایسی تعلیم نہ کروں جو تمہیں علم

طب سے بے نیاز کر دیں۔
فرزند :- والد گرامی ضرور فرمایئے۔
امیر المومنین :- تم چار باتیں یاد رکھو!
۱۔ دسترخوان پر اس وقت تک ہرگز مت بیٹھو جب تک اشتہا کامل نہ ہو
۲۔ اور دسترخوان سے تو اٹھ جاؤ جب ایک لقمہ کی بھی اشتہا باقی ہو۔
۳۔ غذا کو خوب چبا کر کھاؤ۔ ۴۔ جب بستر خواب پر جاؤ تو خیال رکھو کہ شکم
طعام سے پُر نہ ہو۔ اگر اس پر عمل کرو گے تو کسی طبیب کے محتاج نہ ہو گے۔

ارشادِ دیگر

من اراد البقاء ولا بقاء فلیباکر الغذاء ولیؤخر العشاء ولیقل غشیان
النساء ولیخفف الرداء الذین له یعنی اگر کوئی شخص چاہے
کہ ہمیشہ زندہ رہے۔ (اگرچہ بقا سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں) یعنی اگر چاہے کہ
عمر طولانی ہو۔ تو صبح کا کھانا جلدی کھائے ورشام کا کھانا دیر میں۔ اور ہم بستری کم ہو
قرض سے سبکدوش ہو۔

ارشادِ رسول

اپنی بیماریوں کا علاج کرو۔ اس لئے کہ خدا نے کوئی مرض ایسا نہیں دیا جس کی دوا نہ
پیدا کی ہو مگر موت جس کا کوئی علاج نہیں۔ نیز فرمایا جس نے بیماری خلق کی اس نے
علاج بھی پیدا کیا ہے۔ اور بہترین علاج حجامت۔ فصد۔ اور کالا دانہ ہے پھر
ارشاد فرمایا کہ بخار کی حرارت کو پانی سے سرد کرو جب آپ کو کبھی بخار آجاتا تو آپ
اپنے ہاتھ پانی میں ڈالتے۔ ہمارا کا تجربہ ہے کہ بخار کے مریض کو پانی پر ہاتھ رکھنے

سے آزاد ہو گیا ہے لہٰذا ہیسکروہ کسی اور مذموم بیماری میں مبتلا نہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ "گل حطمی" کو پانی میں جوش دے کر سرد کرکے اس میں ہاتھ اور پاؤں ڈالے جائیں۔

اقوالِ امیر المومنین

{ العلم علمان۔ علم الابدان وعلم الادیان۔

(۱) علم دو ہیں:۔ بدن کا علم اور دین کا علم۔

(۲) علم چار ہیں:۔ علم فقیہہ (برائے حفظِ دین)، علم طب (برائے علاج ومعالجہ)، علم نحو (برائے آداب وگفتگو)، علم نجوم (برائے شناختِ بعض اوقات)۔

(۳) بخار کی حرارت کو "گل بنفشہ" اور آب سرد کے ذریعہ دور کرو۔

داستانِ طبّی امیر المومنینؑ

قضایائے امیر المومنینؑ میں سے صرف دو قضیئے یہاں نقل کئے جا رہے ہیں جن کو علمائے فریقین نے نقل کیا ہے۔ اسعد ابن ابراہیم اردبیلی مالکی جو علمائے اہلسنت سے ہیں، وہ عمار ابن یاسر اور زید ابن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب ایک روز ایوانِ قضا میں تشریف فرما تھے۔ ہم سب آپؑ کی خدمت میں موجود تھے کہ ناگہاں ایک شور و غل کی آواز سنائی دی۔ امیر المومنینؑ نے عمار سے فرمایا کہ باہر جاکر اس

فریادی کو حاضر کرو۔ عمار کہتے ہیں، میں باہر گیا اور ایک عورت کو دیکھا جو اونٹ پر بیٹھی فریاد کر رہی تھی۔ اور خدا سے کہہ رہی تھی۔ اے فریاد رس بیکساں! میں تجھ سے انصاف طلب ہوں اور تیرے دوست کو تجھ تک پہونچنے کا وسیلہ قرار دے رہی ہوں۔ مجھے اس ذلت سے نجات دے اور تو ہی عزت بخشنے والا ہے۔

میں نے دیکھا کہ ایک کثیر جماعت اونٹ کے گرد شمشیر برہنہ جمع ہے کچھ لوگ اس کی موافقت و حمایت میں اور کچھ اس کی مخالفت میں گفتگو کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا، امیر المومنین علی ابن ابیطالب کا حکم ہے کہ تم لوگ ایوانِ قضا میں چلو۔ وہ سب لوگ اس عورت کو لے کر مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک مجمع کثیر تماشائیوں کا جمع ہو گیا۔

امیر المومنین کھڑے ہو گئے۔ اور حمد وثنائے خدا و ستائش محمد مصطفیٰ کے بعد فرمایا: بیان کرو کہ کیا واقعہ ہے اور یہ عورت کیا کہتی ہے۔ مجمع میں سے ایک شخص نے کہا، یا امیر المومنینؑ! اس قضیہ کا تعلق مجھ سے ہے۔ میں اس لڑکی کا باپ ہوں، عرب کے نامی گرامی معززین وممتول مجھ سے اسکی خواستگاری کرتے تھے مگر اس نے مجھے ذلیل کر دیا۔ امیر المومنینؑ نے لڑکی کی طرف رخ کیا، اور فرمایا کہ جو کچھ تیرا باپ کہتا ہے کیا سچ ہے؟ لڑکی بولی اور چلائی، یا حضرت! پروردگار کی قسم میں اپنے باپ کی بے عزتی کا باعث نہیں ہوئی ہوں، بوڑھا باپ آگے بڑھا اور بولا یہ لڑکی غلط کہتی ہے۔ یہ بے شوہر تا زنی کے حاملہ ہے۔ امیر المومنینؑ لڑکی کی طرف متوجہ ہوئے اور

فرمایا کہ کیا تو حاملہ نہیں ہے۔ تو کیا تیرا باپ جھوٹ بول رہا ہے۔ آقا یہ سچ ہے کہ میں شوہر نہیں رکھتی ہوں، آپ کے حق کی قسم میں کسی خیانت کی مرتکب نہیں ہوں ——— پھر امیرالمومنین نے کوفہ کی ایک مشہور "دایہ" کو بلوایا اور کہا اس کو پس پردہ لے جا کر جائزہ لو اور مجھے صحیح حالات سے مطلع کرو۔

"دایہ" لڑکی کو پس پردہ لے گئی بعد تحقیق خدمت امیرالمومنین میں نہایت حیرت سے عرض کرنے لگی۔ مولا! یہ لڑکی بے گناہ ہے کیونکہ "باکرہ" ہے کسی مرد سے ہمبستر نہیں ہوئی مگر پھر بھی حاملہ ہے۔

امیرالمومنین لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص برف کا ٹکڑا کہیں سے لا سکتا ہے۔ لڑکی کے باپ نے کہا کہ جناب یہ شہر ہیں اس زمانہ میں بھی برف بکثرت ملتا ہے مگر اس قدر جلد تو وہاں سے نہیں آ سکتا ———!

امیرالمومنین نے بطریق اعجاز ہاتھ بڑھایا اور قطعہ برف ہاتھ میں تھا۔ "دایہ" سے فرمایا کہ لڑکی کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور ظرف میں برف رکھ کر لڑکی کو برہنہ اس پر بٹھا دو اور جو کچھ خارج ہو مطلع کرو۔ "دایہ" لڑکی کو تنہائی میں لے گئی برف پر بٹھایا، تھوڑی دیر میں اس سے ایک سانپ خارج ہوا۔ دایہ نے جا کر امیرالمومنین کو دکھلایا۔ لوگوں نے جب دیکھا تو بہت حیران ہوئے۔ پھر امیرالمومنین نے لڑکی کے باپ سے فرمایا کہ تیری لڑکی بے گناہ ہے۔ کیونکہ ایک کیڑہ تالاب میں اس کے نہاتے وقت "داخل جسم" ہو گیا جس نے قدرتِ الٰہیہ پرورش پا کر یہ صورت اختیار کی۔

(یعنی بغیر ایکسرے کے طبیب روحانی و جسمانی کی مکمل تشخیص۔)

داستانِ دیگر

اس واقعہ کو یافعی نے اپنی مشہور کتاب "روضۃ الریاحین" میں صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے ——— "ایک مرتبہ امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب بصرہ کے ایک شاہراہ سے گزر رہے تھے دیکھا ایک مقام پہ کثیر مجمع ہے اور لوگ جوق در جوق چلے آ رہے ہیں۔ آپ بھی بڑھے اور دیکھا کہ مجمع کے درمیان ایک خوش پوش، خوش رو جوان ہے۔ لوگ شیشیوں میں کوئی اپنا خون، کوئی اپنا ادرار (پیشاب) لئے اس کو دکھلا رہے ہیں۔ وہ ہر ایک کو اس مرض کے مطابق دوا تجویز کر رہا ہے۔ لوگوں سے معلوم ہوا کہ یہ بڑا مشہور و معروف حاذق طبیب ہے۔ امیرالمومنین آگے بڑھے، سلام کیا اور فرمایا! کیا درد گناہ کی بھی کوئی دوا آپ کے پاس ہے؟

طبیب :۔ (بغور دیکھ کر بولا) گناہ بھی کوئی درد یا بیماری ہے؟

امیرالمومنین :۔ نے فرمایا ہاں۔ گناہ بڑی مہلک ترین بیماری ہے۔

طبیب :۔ تا دیر سر جھکائے سوچتا رہا، بعد تامل کہا۔ اگر گناہ بیماری ہے تو کیا کوئی اس کا علاج آپ کے پاس ہے؟

امیرالمومنین :۔ بیشک میں گناہ کا علاج جانتا ہوں اور درد کی دوا رکھتا ہوں۔

طبیب :۔ ذرا میں بھی سنوں کہ اس کی کیا دوا ہے اور کون سا نسخہ ہے جس کے ذریعہ آپ اس کا علاج کرتے ہیں۔

امیر المومنین :- (طبیب سے فرمایا) اچھا اٹھو اور آؤ ذرا میرے ہمراہ "باغ ایمان" میں چلو۔ وہاں ہو پہنچ کر "نیت کے درخت کے کچھ" ریشے"۔ دانۂ پشیمانی قدرے۔ برگ تدبر قدرے۔ تخم پرہیزگاری قدرے۔ ثمر فہم قدرے۔ شاخہائے یقین قدرے۔ مغز اخلاص قدرے۔ پوست سعی قدرے۔ بیخ خیرہ تواضع مغز آ اور توبہ کا چھلکا حصہ لو۔

ترکیب :- ان سب دواؤں کو باہوش و حواس اطمینان قلب سے توفیق کے ہاون اور تصدیق کی ہتھیلیوں سے تحقیق کے پیالے میں ڈالو اور آنسوؤں کے پانی میں بھگو دو۔ کافی دیر کے بعد پھر سب کو امید کی پتیلی (دیگچی) میں ڈال کر شوق کی آگ میں جوش دو۔ اس قدر کہ مادۂ فاسدہ فنا ہو جائے اور خالص چیز رہ جائے۔ اس کے بعد تسلیم و رضا کی طشتری میں رکھ کر توبہ و استغفار کی پھونکوں سے ٹھنڈا کرو۔ پھر ایسی جگہ بیٹھ کر جہاں سوائے خدا کے اور کوئی نہ ہو۔ پی لو تب ـــــ یہ ہے وہ دوا جو گناہ کے درد کو دفع اور معصیت کے زخموں کو بھر دیتی ہے۔ پھر کوئی درد یا زخم کا اثر باقی نہیں رہتا۔ ـــ طبیب یہ سن کر حیران ہو گیا۔ کچھ دیر خاموش رہ کر وہ آگے بڑھ کر امیر المومنین کے قدموں پر گر گیا۔

پیغمبر اسلام خاتم المرسلین جو بہی ہمہ صفت بابرکات ہیں امراض روحانی و جسمانی کے حقیقی طبیب تھے جب باشارہ حبیب محبوب جزم لاہوتی کی طرف مائل ہوئے تو لطف خداوندی کا تقاضہ ہوا کہ اپنے بندوں کو

بلے سرپرست نہ چھوڑے، چنانچہ غروب آفتاب سے قبل ہی چند ستارہ بھی روشنی کا انتظام فرمایا تاکہ بندوں کے روحانی اور جسمانی امراض کا مداوا ہوتا رہے۔ ہر دور کے اسلامی دانشوروں نے ائمۂ طاہرین کے طبی فرمان کو بھی کتابی صورت میں یکجا پیش کیا ہے۔ ان میں طب النبی۔ طب الرضا۔ طب الائمہ ہے جس میں طب الرضا زیادہ معروف ہے۔ جو امام علی رضا علیہ السلام نے مامون رشید (خلیفۂ بنی عباسیہ) کی خواہش پر تحریر فرمائی جس کو مامون نے سونے کے پانی سے لکھوایا۔ جس کی وجہ سے کتاب رسالہ ذہبیہ نام پایا۔
مامون کے دور میں اگرچہ مشہور و معروف اطباء موجود تھے، مگر مامون رشید ہمیشہ امام علی رضا علیہ السلام کی طرف رجوع کرتا۔

دور ترقی علمی

امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانے کو علمی ارتقاء اور ترقی کا زمانہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ عوام و خواص ہر ایک اس زمانے میں تحصیل علم کی طرف متوجہ تھا۔ اور اس زمانے کا ماحول کا بلا اسرار قرآنی کی تبلیغ اور انکشاف کے لئے سازگار تھا۔ اس علمی ماحول ہی کی وجہ سے آپ کو سرِ علوم دینی کے حق اور وسیع انکشاف کا موقع ملا۔ آپ کے حکیمانہ کلمات علمی و طبی نظریات اور دینی بیانات کی پرجوش بہتی جو تشنگان معرفت کو سیراب

کرتی چلی جا رہی تھی۔ تشنگانِ دانش اور بیمارانِ جہل دُور دُور سے آتے اور جہالت کی بیماری سے شفایاب ہوتے۔ مؤرخین آپ سے روایت کرتے اور دانشور کتابی صورت میں آپ کے فرمودات جمع کرتے تھے حتیٰ کہ حفّاظ اور محدثین جب کچھ بیان کرتے تو حوالہ دیتے کہ: امام جعفر صادقؑ نے یہ ارشاد فرمایا ہے اب ہم آپ کے دریائے حکمت کے چند قطرے اور گلستانِ طب کے چند پھول نہایت اختصار سے پیش کر رہے ہیں

معارفِ امام از مکتبِ غیر شیعت

جو لوگ عرب کے علوم اور عرب کی تاریخ سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ معارف و علوم امام آپ کے ہمعصر علماء کی تعلیمات سے بالکل مختلف ہیں لہٰذا ظاہر ہوا کہ آپ نے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کی اور کسی اُستاد کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ آپ کا علم علمِ نبوّت کا ایک پرتو ہے جس کا اصل سرچشمۂ وحی اور پیغامِ خداوندی ہے، اسی سرچشمہ اور علمِ نبوّت کا در حضرت علی علیہ السلام ہیں جن سے فرزند بہ فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام تک یہ فیضانِ وحی پہنچتا ہے۔ مختصر یہ کہ معارفِ جعفری اسرارِ قرآنی کا ایک راز، انوارِ نبوت کا ایک نور، فیضانِ امامت کا ایک روشن فیض ہے۔

اب ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں حضرت امام جعفر صادقؑ کے

کچھ طبی مناظرات نقل کر رہے ہیں اور فیصلہ قارئین و ناظرین کی عقلِ سلیم پر چھوڑتے ہیں۔

طبِ ہندی { طبِ ہندی تمام بیماریوں کی جڑ ذہن میں کثافتِ خون کو ٹھہراتی ہے اور مُصفّیِ خون ادویہ سے اس کا علاج کرتی ہے۔ بیماریاں اگرچہ مختلف ہوتی ہیں مگر وہ صرف تصفیہ خون سے سب کا علاج کرتی ہے۔ اطبّاء ہندی مادّہ فاسدہ سے قطعِ نظر کر کے تصفیہ خون کی کوشش کرتے ہیں، کثیف خون کی کثافت کے دُور کرنے کی طرف تو متوجہ نہیں ہوتے بلکہ تازہ اور نیا پاک خون پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ——— طبِ ہندی میں پرہیز زیادہ تر فاقہ کی صورت میں ہے۔ مگر اسلام میں پرہیز صرف ان چیزوں سے ہے جو مضر ہوں۔

گفتگوئے امام صادقؑ با طبیبِ ہندی

امام جب منصور کے دربار میں پہنچے تو وہاں ایک طبیب ہندی کو پایا جو طبِ ہندی کی کتاب منصور کو پڑھ کر سنا رہا تھا۔ آپ بھی بیٹھ کر خاموشی سے سننے لگے۔ جب وہ فارغ ہوا تو آپ کی طرف متوجہ ہوا اور منصور سے پوچھا "یہ کون ہیں؟" منصور نے جواب میں کہا "عالمِ آلِ محمدؐ ہیں۔" طبیب نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا "آپ بھی اس کتاب سے کچھ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں؟" آپ نے فرمایا "نہیں۔" اس نے کہا "کیوں؟" آپ نے فرمایا جو کچھ

میرے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس نے کہا، آپ کے پاس کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ ہم گرمی کا سردی سے اور سردی کا گرمی سے۔ رطوبت کا خشکی سے، اور خشکی کا رطوبت سے علاج کرتے ہیں۔ اور جو کچھ رسولِ خدا نے فرمایا ہے اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور انجام کار خدا پر چھوڑتے ہیں

طبیبِ ہندی نے کہا وہ کیا ہے؟

امام :- فرمودۂ رسول یہ ہے کہ شکم پر بیماری کا گھر اثر ہوتا ہے اور پرہیز ہر بیماری کا علاج ہے جسم جس چیز کا عادی ہو گیا ہو اس سے اس کو محروم نہ کرو۔

طبیبِ ہندی :- مگر یہ چیز طب کے خلاف ہے۔

امام :- شاید تمہارا یہ خیال ہے کہ میں نے یہ علم کتاب سے حاصل کیا ہو۔

طبیب :- اس کے علاوہ بھی کیا کوئی صورت ہے۔

امام :- میں نے یہ علم سوائے خدا کے کسی سے حاصل نہیں کیا۔ لہٰذا بتلاؤ ہم دونوں میں کس کا علم برتر و بلند ہے۔

طبیب :- کیا کہا جائے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شاید میں آپ سے زیادہ عالم ہوں۔

امام :- اچھا میں تم سے کچھ سوال کر سکتا ہوں؟

طبیب :- ضرور پوچھئے۔

امام :- یہ بتلاؤ کہ آدمی کی کھوپڑی میں کیوں متعدد جوڑ ہیں سپاٹ کیوں نہیں۔

طبیب :- کچھ غور و خوض کے بعد میں نہیں جانتا۔

امام :- اچھا پیشانی پر سر کی طرح بال کیوں نہیں ہیں۔

طبیب :- میں نہیں جانتا۔

امام :- پیشانی پر خطوط کیوں ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- آنکھوں پر ابرو کیوں قرار دیئے گئے ہیں۔

طبیب :- میں نہیں جانتا۔

امام :- آنکھیں بادام کی شکل کی کیوں بنائی ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- ناک دونوں آنکھوں کے درمیان کیوں ہے۔

طبیب :- مجھے معلوم نہیں۔

امام :- ناک کے سوراخ نیچے کی طرف کیوں ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- ہونٹ، منہ کے سامنے کیوں بنائے ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- آگے کے دانت باریک و تیز اور داڑھیں چپٹی کیوں ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- مرد کے داڑھی کیوں ہے۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- ہتھیلی اور تلوے میں بال کیوں نہیں ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- ناخن اور بال بے جان کیوں ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- دل صنوبری شکل کا کیوں ہے۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- پھیپھڑے کے دو حصے کیوں ہیں اور متحرک کیوں ہیں۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- جگر گول کیوں ہے۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- گھٹنے کا پیالہ آگے کی طرف کیوں ہے۔

طبیب :- معلوم نہیں۔

امام :- میں خدائے دانا و برتر کے فضل سے ان تمام باتوں کا واقف ہوں۔

طبیب :- فرمائیے میں بھی مستفید ہوں۔

امام :- بغور سن۔

(جوابات)

(۱) آدمی کی کھوپڑی میں مختلف جوڑ اس لئے رکھے گئے ہیں تاکہ درد سر اس کو نہ ستائے۔

(۲) سر پر بال اس لئے اگائے تاکہ دماغ تک روغن کی مالش کا اثر جا سکے، اور دماغ کے بخارات خارج ہو سکیں، نیز سردی و گرمی کا بہ لحاظ وقت لباس بن جائے۔

(۳) پیشانی کو بالوں سے خالی رکھا تاکہ آنکھوں تک نور بے رکاوٹ آ سکے۔

(۴) پیشانی پر خطوط اس لئے بنائے ہیں تاکہ پسینہ آنکھوں میں نہ جائے اور یہ خطوط پسینہ کے لئے نہروں کا کام دیں۔

(۵) آنکھوں کے اوپر ابرو اس لئے بنائے تاکہ آنکھوں تک بقدر ضرورت نور پہنچے۔ دیکھو جب روشنی زیادہ ہو جاتی ہے تو آدمی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چیزوں کو دیکھتا ہے۔

(۶) ناک دونوں آنکھوں کے درمیان اس لئے بنائی ہے تاکہ روشنی کو برابر دو حصوں میں تقسیم کر دے تاکہ معتدل روشنی آنکھوں تک پہنچے۔

(۷) آنکھوں کو بادام کی شکل اس وجہ سے دی تاکہ آنکھوں میں جو دوا سلائی سے لگائی جائے اس میں آسانی ہو اور میل آنسوؤں کے ذریعہ با آسانی خارج ہو سکے۔

(۸) ناک کے سوراخ نیچے کی طرف اس لئے بنائے گئے تاکہ مغز کا میل وغیرہ اس سے خارج ہو اور خوشبو بذریعہ ہوا دماغ تک جائے اور لقمہ منہ میں رکھتے وقت فوراً معلوم ہو جائے کہ غذا کثیف ہے یا لطیف

(۹) ہونٹ منہ کے سامنے اس لئے بنائے کہ دماغ کی رطوبتیں جو ناک کے ذریعہ تھیں منہ میں نہ جا سکیں اور خوراک کو آلودہ نہ کر دیں۔

(۱۰) داڑھی اس لئے بنائی تاکہ مرد اور عورت میں تمیز کی جا سکے ورنہ بڑا شرمناک طریقہ اختیار کرنا پڑتا۔

(۱۱) آگے کے دانت باریک اور تیز اس لئے بنائے گئے تاکہ غذا کو کاٹ کر

ٹکڑے ٹکڑے کر سکیں اور دانتوں کو چوڑے (چپٹے) اس لئے بنائے تاکہ وہ غذا کو پیس سکیں۔

(۲) ہاتھوں کی ہتھیلیاں بالوں سے اس لئے خالی رکھیں تاکہ قوت لامسہ (چھونے کی قوت) یہ کام انجام دے سکے۔

(۳) ناخن اور بالوں میں جان اس لئے نہیں کہ ان کے کاٹنے میں تکلیف کا سامنا بار بار نہ ہو۔

(۴) دل صنوبری شکل اس لئے دی گئی تاکہ اس کی باریک نوک پھیپھڑوں میں داخل ہو کر ان کی ہوا سے ٹھنڈک لے۔

(۵) پھیپھڑوں کو دو حصوں میں اس وجہ سے تقسیم کیا گیا ہے کہ دل دونوں طرف سے ہوا حاصل کر سکے۔

(۶) جگر کو گول اس لئے بنایا ہے تاکہ معدہ کی سنگینی اپنا بوجھ اس پر ڈال کر زہریلے بخارات کو خارج کر دے۔

(۷) گھٹنے کا پیالہ آگے کی طرف اس لئے ہے تاکہ آدمی بہ آسانی راہ چل سکے ورنہ راستہ چلنا مشکل ہو جاتا۔

انسان کے جسم میں ہڈیاں کتنی ہیں؟

طبیب عراقی نے بڑے احترام سے امام سے درخواست کی کہ انسان کے جسم کی بناوٹ کی کچھ وضاحت فرمائیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے انسان کو بہ لحاظ ہیکل دو سو آٹھ حصوں سے ترکیب دیا ہے۔

انسان کے جسم میں بارہ اعضاء ہیں۔ سر، گردن، دو بازو، دو کلائی، دو ران، دو ساق (پنڈلیاں) اور دو پہلو اور تین سو ساٹھ رگیں، ہڈیاں، پٹھے اور گوشت ——— یہ رگیں جسم کی آبیاری کرتی ہیں۔ ہڈیاں بدن کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور گوشت ہڈیوں کا تحفظ کرتا ہے۔ اس کے بعد پٹھے گوشت کی حفاظت کرتے ہیں ——— ہر ہاتھ میں اکتالیس ہڈیاں ہیں۔ پینتیس ہڈیوں کا ہتھیلی اور انگلیوں سے تعلق ہے۔ اور دو کا تعلق کلائی سے اور ایک کا تعلق بازو سے اور تین کا کندھے سے تعلق ہے۔

اسی طرح تینتالیس ہڈیاں پیدا کی ہیں جن میں پینتیس قدم میں دو دو پنڈلی میں اور تین زانو میں اور ایک ران میں اور دو نشیمن گاہ میں یعنی بیٹھنے کی جگہ میں ——— ریڑھ کی ہڈی میں اٹھارہ ٹکڑے ہیں۔ گردن میں آٹھ، سر میں چھتیس ٹکڑے ہیں۔ اور منہ میں اٹھائیس یا بتیس دانت ہیں۔

اس زمانہ میں جو ترکیب انسان کی ہڈیوں کو شمار کیا گیا ہے اس میں اور فرمان امام میں اگر تھوڑا فرق ہو تو وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ بعض ان دو ہڈیوں کو جو بہت ہی متصل ہیں ایک ہی شمار کیا گیا ہے۔

امام علیہ السلام نے صدیوں قبل بغیر کسی آلہ اور فن معلومات کے تحقیقات طبی فرمائی ہے وہ آپ کے علم امامت کا بیّن ثبوت ہے۔

دورانِ خون

یہ مسئلہ جو علماءِ مشرق نے بعد میں معلوم کیا ہے رازی کا بیان ہے کہ اس کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے صدیوں پہلے کتاب توحید مفضل میں بیان فرما دیا ہے۔

امام عالی مقام نے اپنے شاگرد (مفضل) کو مخاطب کر کے فرمایا "اے مفضل! ذرا غذا کے بدن میں پہنچنے پر غور کرو اور دیکھو کہ اس حکیم مطلق نے اس عجیب کارخانہ کو کس حکمت اور تدبیر سے چلایا ہے۔ غذا منہ کے ذریعہ پہلے معدہ میں جاتی ہے۔ پھر حرارت غریزی اس کو پکاتی ہے اور پھر باریک رگوں کے ذریعہ جگر میں پہنچتی ہے۔ یہ رگیں غذا کو صاف کرتی ہیں تاکہ کوئی سخت چیز جگر کو تکلیف نہ پہنچا دے کیونکہ جگر بہت زیادہ نازک ہے۔ ذرا اللہ کی اس حکمت پر غور کرو کہ اس نے ہر عضو کو کس قدر صحیح مقام پر رکھا ہے اور فضلہ کے لئے کیسے ظروف (پتہ، تلی اور مثانہ) خلق فرمائے تاکہ فضلات جسم میں نہ پھیلیں اور تمام جسم کو فاسد نہ کریں۔ اگر پتہ نہ ہوتا تو زرد پانی خون میں داخل ہو کر مختلف بیماریاں مثلاً یرقان وغیرہ پیدا کر دیتا اگر مثانہ نہ ہوتا تو پیشاب خارج نہ ہوتا اور پیشاب خون میں داخل ہو کر سارے جسم میں زہر پھیلا دیتا۔

ہم کس طرح دیکھتے اور سنتے ہیں

یہ مسئلہ دانش اور طب کا مسئلہ ہے کہ سننے کے واسطے دو چیزوں کی ضرورت ہے ایک مسافت دوسرے وہ ذریعہ جو آواز کو کانوں تک پہنچائے اور اس ذریعے کو ہوا کہتے ہیں۔ اگر ہوا نہ ہو تو آواز کو نہیں سن سکتے۔

آنکھ جن چیزوں کو دیکھتی اس میں بھی واسطے کی ضرورت ہے۔ اور وہ نور اور روشنی ہے خواہ سورج کی ہو یا چاند ستاروں کی یا آگ کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ بغیر ہوا کے ذریعہ سننا اور بغیر روشنی کے دیکھنا ممکن نہیں ہے۔ یہ مسائل جن پر سے بعد میں پردہ اٹھایا گیا ہے، ایک ہزار دو سو سال پیشتر امام اپنے شاگرد مفضل کو تعلیم فرما گئے ہیں۔

آپ مفضل شاگرد سے فرماتے ہیں "اے مفضل! ذرا حواسِ خمسہ پر نظر ڈالو، خدا نے آنکھوں کو پیدا کیا تاکہ رنگوں کو دیکھے۔ اگر رنگ ہوتے اور چشم نہ ہوتی تو رنگ بیکار تھے۔ اگر چشم ہوتی اور رنگ نہ ہوتے تو چشم بیکار ہوتی۔ کانوں کو پیدا کیا تاکہ آوازیں سنے۔ اگر صدا (آواز) ہوتی اور کان نہ ہوتے، آواز بیکار رہتی۔ اور اگر صدا نہ ہوتی اور کان ہوتے تو کان بیکار رہتے۔

حدیثِ ہلیلہ

حدیث مذکور ایک وہ خط ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اثباتِ توحید خداوندی میں اپنے شاگرد مفضل ابن عمر کو لکھا ——— یہاں اس

خط کا صرف وہ حصہ لکھا جا رہا ہے جو اس موضوع سے متعلق ہے۔ یہ تحریر اس امر کی گواہ ہے کہ ہمارے مذہبی پیشوا "خدا شناسی" میں بھی کس قدر ماہر تھے ——!

محلِ حدیث

مفضل ابن عمر جعفی نے امام جعفر صادق کو ایک خط لکھا کہ یہاں کچھ لوگ منکرِ خدا، توحیدِ خداوندی اور اس کی ربوبیت سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان کا جواب حسبِ مصلحت تحریر فرما دیں۔

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ خدا تجھے بخشے اور مہربان ہو، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے، اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ تمہارا خط پہنچا، جن منکرینِ خدا کی تم نے شکایت کی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گناہ کے دروازے اپنے لئے کھول رکھے ہیں، اور ہر دروازے سے خواہشوں کے لشکر بے خوف اُن تک پہنچ رہے ہیں۔ خواہشِ نفس ان پر غالب آ چکی ہے، شیطان نے ان کے دلوں پر پورا پورا قبضہ جما لیا ہے، اور خدا ایسے گناہگاروں کے قلوب پر مہر لگا دیتا ہے۔

میں اپنے مناظرات میں سے ایک واقعہ "ہندی طبیب" کا جو کفر گمراہی کی باتیں کیا کرتا تھا، لکھ رہا ہوں —— میں ایک روز اس کی طرف سے گزرا، کہ وہ بسلسلہ دوا کوٹنے میں مشغول ہے، وہ مجھے دیکھ کر پھر وہی جاہلانہ گفتگو کرنے لگا۔

ہندی طبیب کا دعویٰ تھا کہ دنیا ہمیشہ باقی رہے گی۔ ایک درخت

خشک ہوتا ہے تو دوسرا درخت اُگتا ہے۔ ایک مرتا ہے تو دوسرا پیدا ہوتا ہے۔ اُس کا خیال تھا کہ خدا کا عقیدہ ایک محض دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل موجود نہیں، خدا کا عقیدہ لوگوں نے اپنے بزرگوں سے تقلیداً حاصل کیا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا تھا کہ جملہ موجودات مختلف ہوں یا متحد، ظاہر ہوں یا پوشیدہ، وہ حواسِ پنجگانہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ اُس نے مجھے دیکھ کر پھر وہی تکرار چھیڑا اور کہنے لگا کہ ذرا مجھے بھی تو بتلاؤ کہ آپ نے اپنے خدا کو کیسے پہچانا ہے؟ حالانکہ ہر چیز کو قلب پہچانتا ہے۔ جو حواسِ خمسہ ہی کے ذریعہ پہچانی جاتی ہے۔

امام نے فرمایا اے طبیبِ ہندی! مجھ سے وعدہ کر کہ اگر میں وجودِ خدا کو اسی دوا کے ذریعہ جسے تو کوٹ رہا ہے، ثابت کر دوں تو تو وجودِ باری کا اقرار سچے دل سے کرے گا۔

طبیب:- ہاں میں اقرار کرتا ہوں۔

امام:- کیا تو اس بات کو مانتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا بھی گذرا کہ اُس وقت لوگ طب سے بے خبر اور ان دواؤں کے فائدے اور ضرر سے ناواقف تھے۔

طبیب:- ہاں ایسا طویل زمانہ گذرا ہے۔

امام:- پھر یہ تمام باتیں آدمیوں کو کیسے معلوم ہوئیں؟

طبیب:- تجربہ اور قیاس سے۔

امام:- یہ کیسے لوگوں کے دل میں آیا کہ ان کو آزمانا چاہیئے اور یہ کیسے سمجھے کہ اشیاء کا تجربہ اور دواؤں کا علاج ان کے بدن کے لئے ضروری

اور مُصلح ہے حالانکہ حواسِ خمسہ سوائے تلخی شیرینی وغیرہ کے سوا اور کچھ معلوم نہیں کر سکتے۔ حواس مفید اور مُضر کو نہیں سمجھتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تو اُن کی اصلی حقیقت کیسے پہچان سکے جس کو حواس کے ذریعہ نہیں پہچانا جا سکتا جب کہ سوائے حواس کے اور کوئی معلوم کرنے کا ذریعہ نہیں۔

طبیب :- ان تمام چیزوں کو تجربہ اور آزمائش کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہو۔

امام :- کیا ایسا نہیں ہے کہ دوا سازی اور طب کا موجد جو تمام اشیاء کے خواص کو جو مشرق و مغرب میں ہیں بیان کرتا ہے۔ اس کو دانشمند اور مردِ حکیم ہونا چاہیے ان بلاد میں۔

طبیب :- کیوں نہیں بلکہ اس کو اپنی معلومات دیگر عقلاء اور اہلِ دانش کے سامنے پیش کرنا چاہیے، تاکہ ان کی رائے سے فائدہ اُٹھا کر اپنے نظریات پر مطمئن ہو سکے۔

امام :- معلوم ہوتا ہے، تم مردِ انصاف پسند ہو اور اپنے وعدہ پر قائم ہو۔ اچھا اب یہ بتلاؤ کہ اس حکیم نے کس طرح تمام جڑی بوٹی کا تجربہ کر لیا۔ اچھا مانا کہ اس نے ان چیزوں کا جو اس کے شہر میں ہیں تجربہ کر لیا، تمام دنیا کی اشیاء کا تجربہ کیسے کیا جبکہ اس کا تجربہ صرف حواس سے نہیں ہو سکتا۔ کوئی عقل اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ کوئی عاقل دنیا کا اتنی قدرت رکھتا ہو کہ تمام دنیا کے گوشہ گوشہ میں گیا ہو اور ہر قسم کے درخت، گھاس، پھل پھول اور معدنیات کو آزمایا ہو، اُن کی خاصیت سے واقف ہوا ہو۔ اور وہ دوا جو اس وقت تیرے ہاتھ میں ہے اُس کی خاصیت اور ترکیب سے واقف ہوا

ہو۔ جو خاصیت اس دوا میں ہے جو کہ اس وقت تیرے ہاتھ میں کسی حواس کے ذریعہ ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ اور یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ دوا اپنا اثر دکھائے گی جب تک اس کو صحیح اجزاء سے ترکیب نہ دیا جائے۔ مثلاً ہلیلہ (ہڑ) ہندوستان سے، مصطگی روم سے، مشک تبت سے، دارچینی چین سے، افیون مصر سے، ایلوا یمن سے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام اجزاء دُنیا کے مختلف حصوں سے ملتے ہیں۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ایک کو دوسرے سے ملائے بغیر مطلوبہ خاصیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ فلاں چیز فلاں مقام پر پیدا ہوتی ہے حالانکہ رنگ ایک جیسا، خاصیت برعکس اور مقامات متفرق ہیں۔

بعض درخت کے تنے سے نکلتی ہیں، بعض ریشوں سے، بعض پتوں سے، بعض پھل پھول سے، بعض ان چیزوں کے رس سے، بعض ان کے تیل سے، بعض جو تیل نچوڑنے سے، بعض پختہ، بعض خام۔ پس یہ کیسے معلوم ہوا کہ کس کو کس طرح استعمال کرنا چاہیے۔

ہر دوا کا اس کے مقام کے لحاظ سے جداگانہ نام ہے۔ اور پھر دوا صرف جڑی بوٹی درختوں ہی پر منحصر نہیں ہے۔ بعض دوائیں درندے، جنگلی اور دریائی جانوروں کے پتّہ وغیرہ سے حاصل ہوتی ہیں، بعض پہاڑی درندوں، پہاڑی چوٹیوں، دریاؤں کی تہہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ بعض ان شہروں سے جہاں کے باشندے وحشی خونخوار اور ہماری زبان سے بھی بالکل واقف نہیں ہیں، اُن سے حاصل ہوتی ہیں۔

کیا یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ ایک حکیم ان تمام شہروں میں گھوما ہو
انکی ہر ایک زبان سے واقف ہو۔ ہر ملک و ہر شہر کے باشندوں سے تعلقات
رکھتا ہو اور تمام دُنیا کی جڑی بوٹی، و دیگر اشیاء کی آزمائش کی ہو، اور اپنے
سفر میں کامیاب ہوتا ہو۔ نہ بیمار ہوا ہو، نہ تھکا ہو، نہ بھٹکا ہو۔ نہ مرا ہو۔
نہ کچھ فراموش کیا ہو۔ اور اپنے قیاسات میں اس سے کوئی غلطی بھی نہ کی ہو
اور ہر درخت اور گھاس کی خاصیت معلوم کی ہو۔ اور جس طرح ان کو پایا ہو
صحیح بیان بھی کیا ہو۔ اور اپنے تجربات کو دُرست دوسروں تک پہونچا بھی
دیا ہو۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ سب کچھ ممکنات سے ہے اور تمہارا
یہ خیال بھی مان لیا جائے کہ علم طب تجربے سے حاصل ہوا ہے تو یہ
بتلاؤ کہ کیا ایک گھاس کے صرف ایک مرتبہ کے تجربے سے یقین کر لیا جائیگا
کہ اس کی یہ خاصیت ہے نہ کہ اس کا بارہا تجربہ کرنا ہوگا اگرچہ وہ گھاس
سم قاتل بھی نہ ہو کہ فوراً ہلاک کر دینے والی ہو۔ اب بتلاؤ کہ اس کے تجربہ کرنے میں
کتنی جانیں تلف ہوں گی اور کتنے تجربہ کرنے والے اور کتنے وہ جن پر تجربہ
کیا گیا ہے دُنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ لہذا صرف ایک چیز کے تجربہ کرنے
میں ہزاروں جانیں اوّل ضائع ہو جائیں گی اور پھر بھی وہ چیز یقینی نہ بنیگی۔
علاوہ اس کے جیسا کہ کہا گیا ہے ادویہ صرف نباتات پر منحصر
نہیں بہت سی حیوانات کے گوشت و پوست، خون و امخوخ سے پرندوں
درندوں اور دریائی مچھلیوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ پھر کیا یہ صحیح سمجھا جائے کہ
ایک حکیم نے نباتات کے علاوہ تمام حیوانات کو ذبح کر کے اپنا تجربہ مکمل کیا

ہے۔ اس صورت میں تو شاید ایک حیوان بھی روئے زمین پر باقی نہ رہا ہوگا
اور ہاں وہ حیوانات آبی جو دریا کی تہہ میں ہیں اُن تک رسائی کس طرح ہوئی ہوگی

طبیب :- خاموش ہے۔

امام :- کیا تم یہ بات مانتے ہو کہ مفرد دوا کا کچھ اور مرکب دوا کا کچھ
اثر ہوا کرتا ہے۔

طبیب :- بے شک ایسا ہی ہے۔

امام :- پھر اس مفروضہ حکیم کو کس طرح معلوم ہو کہ کسی مفرد دوا میں
کون سی دوائیں اور کس مقدار کو ملانے سے اس کا اثر دوسرا
ہو جاتا ہے۔ تم خود طبیب ہو دیکھو اگر دوا کی مقدار اور ترکیب
میں ذرا سا فرق ہو جائے تو اس کی خاصیت بدل جاتی ہے اور
یہی دوا جو ایک مریض کو تندرست کرتی ہے دوسرے مریض کو
ہلاک کر دیتی ہے پس یہ تمام باتیں خود ہی تجربہ کے ذریعہ کیسے معلوم
ہو سکتی ہیں۔ اور یہ بھی بتلاؤ کہ جو دوا مرض سر کے لئے کھائی
جاتی ہے وہ پیروں پر اثر کیوں نہیں کرتی۔ اور جو مرض پا کیلئے
دی جاتی ہے وہ سر میں اثر انداز کیوں نہیں ہوتی یہ تمام دوائیں
معدہ میں جاتی ہیں۔ معدہ کو کس نے بتلایا کہ اس دوا کو سر کی طرف
روانہ کرے اور اس دوا کو پیر کی طرف

طبیب :- خاموش ہے۔

امام :- جب اس کو عاجز پایا تو اپنا رخ اس موضوع توحید کی

وقت موثر اور وجود باری کو اس طبیب کو ماننا پڑا۔

مذکورہ بالا گفتگو سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ امام جس طرح روح کا امام ہے اسی طرح بدن کا بھی ہے۔ وہ برگزیدہ خدا ہونے کی وجہ سے دنیا کی ہر چیز کی خاصیت اور حقیقت سے بخوبی واقف ہوتا ہے کیونکہ خدا نے اس (امام) کو علم و حکمت سے آراستہ کیا ہے

ذکرِ بعض معالجاتِ امام

دردِ سر

ایک خراسانی امام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا درخواست کر رہا تھا کہ سر میں شدت کا درد ہے۔ امام نے فرمایا اٹھو حمام میں جا کر سات چلو آب گرم پانی سر پر ڈالو اور ہر چلو پانی ڈالنے سے قبل ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو۔ جو شخص مذکور نے اس پر عمل کیا اور فوراً دردِ سر جاتا رہا پھر نہ ہوا۔

انسان کیونکہ تمام ترقیات علمی سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے اشیا کے اصلی سبب نہیں معلوم کر سکا ہے تو ہر کسی کا جو سبب ہوتے ہیں انکا ورنہ جو سبب نہیں ہوتا اس کا ذکر کر لیتا ہے۔

اس مرد خراسانی کے دردِ سر کا علاج آب گرم اور بسم اللہ ...... سے کرنا عوام چونکہ عادی نہیں ہیں قبول نہیں کرتے —— پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مجموعہ امراض کے اسباب دو قسم سے باہر نہیں ہیں۔ (۱) جسمانی (۲) روحانی۔

- جو جسم سے تعلق رکھتے ہیں ان کا جسمانی علاج ہوگا
- بعض روحانی ان کا علاج روحانی ہوگا۔
- بعض جسمانی اور ان کا علاج روحانی ہوگا۔
- بعض روحانی اور ان کا علاج جسمانی ہوگا۔

کبھی مریض صرف ایک مرض کی شکایت کرتا ہے اور طبیب اس میں چند امراض کی تشخیص کرتا ہے کبھی مریض چند امراض کی شکایت کرتا ہے اور طبیب صرف ایک مرض کی تشخیص کرتا ہے۔

ممکن ہے کہ مریض روحانی بیماری میں مبتلا ہو اور صرف دردِ سر کی شکایت کر رہا ہو۔ امام علیہ السلام نے اس طرح جس کی مناسبت دینی طرف فرمائی ہو۔ علاوہ ازیں امام کا ارشاد اور اس پر یقین کے محکم یقین نے شفا بخشی ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ایک بیماری کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں مثلاً دردِ سر معدہ کی خرابی یا بدہضمی، معدہ کے بخارات، گرمی، سردی، زکام، ضعف اعصاب، دماغی تکان، بوگو یا تیز خوشبو یا بدبو وغیرہ جب ایک شکایت کے وجود ہو سکتے ہیں تو اگر کسی کو آب گرم اور بسم اللہ سے فائدہ یا عرض نہ ہو تو اس کی وجہ عدم تشخیص مرض ہوگی۔

سر بھرے پیلے بخارات رگیں

جابر صوفی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں سر سے پیر تک بادِ بینی بخارات میں مبتلا ہوں آپ نے فرمایا عنبر اور ... پیس کر کھاؤ خداوند عالم شفا دے گا۔

بار باری کا بخار (ملیریا)

ابراہیم جعفی کہتے ہیں کہ میں امام کی خدمت میں گیا، دیکھ کر آپ نے فرمایا: رنگ متغیر کیوں ہے؟ جعفی نے کہا تپ دو روز سے۔ امام نے فرمایا: مفید شربت کیوں نہیں استعمال کرتے۔ شکر کو کوٹ کر پانی میں حل کر لو اور نہار منھ اور وقت تشنگی استعمال کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور بہتر ہو گیا۔

اسہال و شکم درد

ایک شخص نے امام سے بچہ لڑکی کے متعلق دستوں کی شکایت کی۔ آپ نے چاول اور گوشت پکانے کا طریقہ بتایا۔ لڑکی اچھی صحت یاب ہو گئی۔

خالد بن نجیح کہتا ہے کہ میں نے امام کی خدمت میں درد شکم کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑے چاول کوٹ کر پانی کے ساتھ تھوڑے سے کھا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور پیٹ کے درد سے نجات پائی۔

کسی نے آپ سے کہا کہ بسا اوقات میرے پیٹ میں ایک آواز پیدا ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔ امام نے اس درد کے دفعیہ کے لئے سیاہ دانہ و عسل یعنی شہد بتلایا، جس سے آرام ہو گیا۔

ضعف بدن

کسی نے امام سے ضعف بدن کی شکایت کی کہ میں روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: دودھ پیا کرو، گوشت کو پیدا کرتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے، کمزوری دور کرتا ہے۔

ایک شخص نے کہا کہ میں نے دودھ پیا تھا مگر کمزوری اور بڑھ گئی۔

آپ نے فرمایا: دودھ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو تو دودھ کے ساتھ کھاتا ہے۔

برص

آپ سے کسی نے برص کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: حنا (مہندی)، نورہ (چونا) اور ہرتال ہر ایک ملا کر داغ پر لگاؤ، مرض جاتا رہا۔

ضعف چشم

کسی نے امام سے ضعف چشم کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: اثمد، عنبر یعنی ایک نہایت عمدہ دوا، کافور سب کو موزون کر کے سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگاؤ، فوراً فائدہ ہوگا۔

ایک شخص کی آنکھ میں سفیدی پیدا ہو گئی تھی۔ آپ نے اس کو نسخہ تجویز فرمایا: فلفل سفید، دار فلفل ہر ایک دو درہم، نوشادر صاف کردہ ایک درہم کو خوب باریک سرمہ بناؤ اور اس کی سلائی کا تحمل کر سکو تو ہر روز تین مرتبہ سلائی سے لگاؤ۔ انشاء اللہ سفیدی جاتی رہے گی۔ ہر مرتبہ آنکھ کو آب صافی سے پاک کیا جائے اور بعد میں دوبارہ سرمہ لگایا جائے۔

زکام

کسی نے آپ سے زکام کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: یہ لطف خدا ہے، اگر دوا چاہتے ہو تو ایک درہم سیاہ دانہ، نیم دانگ کندس خوب کوٹ کر سانس کے ذریعہ ناک میں پہنچاؤ، اس سے زکام جاتا رہتا ہے۔ مگر علاج نہ کیا جائے تو بہتر ہے اس لئے کہ زکام کے بے شمار فوائد ہیں۔

شدت بول (پیشاب بکثرت آنا)

ایک شخص نے آپ سے شدت بول کی شکایت کی۔ آپ نے آخر شب

میں سیوہ ونہ کھانے کو فرمایا۔ چند روز یہی کھانے سے آرام ہو گیا۔

قلتِ نسل — عمران بن حسنہ حمانی نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا استغفار کرو اور تخمِ مرغ اور پیاز استعمال کرو جب تک اولاد نہ ہو۔

ضعفِ باہ — کسی نے ضعفِ باہ کی شکایت کی۔ آپ نے سفید پیاز کو گوشت روغن زیتون میں تل کر بیضہ مرغ ڈال کر پکائیں اور کچھ دنوں تک استعمال کریں تو قوتِ باہ کے لئے نہایت مفید ہوگا۔

خواص بعض از سبزیہا

آج کل اطباء تجربہ کار اپنے مریضوں کو اُن کے مزاج کے موافق سبزیاں تجویز کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ وہ اطباء خواص سے سبزیوں کے واقف ہیں۔ اس لئے چند سبزیوں کے خواص ارشاد کردہ امام جعفر صادق علیہ السلام درج ذیل ہیں تاکہ واضح ہو سکے کہ دانشمندانِ اسلام وقرون ان خواص سے واقف تھے۔

پیاز — امام علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ پیاز کھاؤ یہ منہ کو پاک کرتی ہے مسوڑھوں کو مضبوط، آبِ مرد (منی) کو زیادہ، طاقتِ مجامعت کو بڑھاتی ہے۔ پیاز منہ کو خوشبودار کرتی، چہرہ کو حسن بخشتی ہے۔ یہ درد اور مرض کو دفع کرتی ہے۔ پٹھوں کو مضبوط، طاقتِ رفتار کو زیادہ اور بخار کو دور کرتی ہے۔ پیاز زہریلی چیز یعنی بھڑ، دیگر حشرات، مچھر و مکھی

کے کاٹنے پر لگانے پر بہت مفید ہے۔ پیاز اگر عرق کے میں تر کر کے ناک میں ڈالیں تو نکسیر رک جاتی ہے۔

پیاز کی زمانۂ حاضرہ کے اطباء نے بھی بے انتہا تعریف کی ہے اور اب تو یہ تقریباً جزوِ غذا بن گئی ہے۔ امام نے اس کے فوائد بارہ سو سال قبل بیان فرمائے ہیں۔

سیر (لہسن) — ارشادِ امام ہے کہ لہسن کھا کر مسجد کی طرف نہ جاؤ (حدیثِ رسولؐ) لہسن کھا کر مسجد کی طرف جانے سے شاید اس غرض سے منع فرمایا گیا ہے کہ اس کی بو مسلمانوں کیلئے آزار کا باعث نہ ہو۔

لہسن ستر بیماریوں کی دوا ہے۔ دورِ حاضرہ کے اطباء نے بھی اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ بلڈ پریشر کا دافع ہے۔ قلب کے لئے بعید مفید ہے۔

بادنجان (بینگن) — بینگن کھاؤ درد میں مفید ہے۔ خود درد کا سبب نہیں بنتا۔ تلی کے مریض میں سود مند ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے رگوں کو نرم کرتا ہے۔ سرکہ میں ملا کر کھانے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

ترب (مولی) — ارشادِ امام۔ مولی کھاؤ بہت مفید ہے۔ اس کے پتے ریاح کو دور کرتے ہیں۔ غذا کو ہضم کرتی ہے اس کی جڑیں بلغم کو دور کرتے ہیں۔ مولی پیشاب آور ہے۔

کدو

کدو عقل و دماغ کو بڑھاتا ہے اور درد قولنج کے واسطے مفید ہے۔ یرقان کو بھی فائدہ دیتا ہے۔

کاسنی

کاسنی بڑی مفید سبزی ہے۔ آبِ کمر (منی) کو زیادہ اور نسل میں افزائش کرتی ہے۔ اولاد کو خوبصورت بناتی ہے۔ مختلف امراض میں سود مند ہے۔ دردِ قولنج کو دور کرتی ہے۔ یرقان کو بھی ختم کرتی ہے۔

خواصِ بعض میوہ جات!

(از نظر امام جعفر صادق علیہ السلام)

ارشاد امام عالی مقام ہے کہ ہر میوہ پر زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اسکو کھانے سے پہلے خوب پانی سے دھو لینا چاہیئے۔

سیب

(۱) سیب کھاؤ یہ حرارت کو دور، شکم کو سرد اور بخار کو برطرف کرتا ہے

(۲) اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سیب میں کیا خصوصیات اور خوبیاں ہیں تو بیمار سوائے سیب کے کسی دوا کو نہ کھائیں۔

(۳) صرف سیب ہی وہ چیز ہے جو سب سے زیادہ بہ اثر دل پر کرتا ہے اور اس کو تقویت پہونچاتا اور خوش رکھتا ہے۔

(۴) جو بخار میں مبتلا ہو اس کو سیب کھلاؤ کہ سیب سے بہتر اور کوئی چیز نہیں ہے۔

گلابی امرود

امرود گلابی بہت مفید ہے۔ چہرہ کو حسین اور دل کو سکون بخشتا ہے۔

(۱) جو شخص امرود سے ناشتہ کرے آبِ کمر (منی) کو صاف اور اولاد خوبصورت پیدا ہو۔

(۲) امرود مقوی قلب اور مصفیِ دل ہے۔

(۳) امرود جسم کو خوبصورت، مفرحِ دل و دماغ اور تمام اندرونی اعضاء کو فائدہ پہونچاتا ہے۔

انار

ارشاد امام انام ہے کہ اپنے اطفال کو انار کھلاؤ تاکہ جلد جوان ہو جائیں۔ (۱) انار کو مع اس کے جھلی (باریک جھلی جو دانوں کے اوپر ہوتی ہے) کے کھاؤ کہ معدہ کو صاف اور ذہن کو بڑھاتا ہے۔

(۲) انار خون کو بھی صاف کرتا ہے دل کی رگوں کو تقویت دیتا ہے، تناسل و توالد میں مددگار ہے۔ مُلیّن اور ہاضم ہے۔ پیشاب آور بھی ہے جگر کے لئے بہت مفید ہے۔

(۳) انار مرض یرقان، سعال، خفقانِ قلب اور کھانسی کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ آواز کو صاف، چہرے کو شگفتہ، جسم کو صاف کرتا اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔

انجیر

انجیر بوئے دہن کو برطرف کرتا ہے۔ معدہ اور جگر کے بخارات کو زائل کرتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بالوں کو اُگاتا ہے۔ درد کو دور کرتا ہے۔ انجیر ہاضمہ کو درست کرتا

ہے۔ نشوونما میں مدد کرتا ہے جسم کو طاقتور اور چہرہ کو شگفتہ بناتا ہے اگر شام کے وقت کھایا جائے تو تحریک معدہ کو منظم کرتا اور جسم کو تازگی بخشتا ہے۔ انجیر ذائقہ کے لحاظ سے لذیذ اور اچھی غذا ہے بدن کے لئے صحت اور جسم کے واسطے باعث استحباب ہے۔ نیز اور تصفیۂ خون کو مفید ہے بس اور سرطان میں نفع بخش ہے۔ انجیر درد سینہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے لیکن چشم اور معدہ کے لئے زیادہ استعمال نقصان دہ ہے

خرما کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے خرموں کا ایک طبق رکھا اور کہا یہ بڑے عمدہ خرمے ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک بہت سے امراض کی دوا ہیں۔

خرما سمیات کو ختم کرتا ہے اور بہت سی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اگر کوئی سوتے وقت سات دانے خرمے کے کھا لیا کرے تو معدہ کے کیڑوں سے نجات پا جائے۔ خرما بدن کو گرم اور معتدل بناتا ہے خون غلیظ پیدا کرتا ہے۔ اگر اس کو دودھ میں پکالیں تو قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے۔ آنتوں، خشک کھانسی اور اندرونی زخموں کو بھی فائدہ بخش ہے۔

خرما سرش و خام۔ برائے جریان خون، اسہال اور مسوڑھوں کو بھی نفع پہونچاتا ہے۔ مسوڑھوں کو آرام دیتا ہے۔

انگور انگور پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے درد کو دور کرتا اور روح کو فرحت بخشتا ہے ——— نوح علیہ السلام نے خدا سے غم و اندوہ کی شکایت کی۔ حکم ہوا انگور کھاؤ۔ انگور مقوی مصفی خون مقوی

غذا ہے۔ آب انگور قوی کو تازگی۔ دوران خون کو تحریک اور معدہ کی شکایت دور کرتا ہے جگر، مختلف بخار، بدہضمی، امراض قلب، صفراء، بواسیر، سل اور سرطان کے لئے مفید ہے۔

انگور بہترین چیز ہے جس سے مختلف بیماریوں کا مختلف طریقہ سے علاج کیا جا سکتا ہے۔

ہم انہیں چند چیزوں پر اکتفا کرتے ہوئے ختم کر رہے ہیں کیونکہ چند چیزیں ہی امام کے طب جسمانی کی معلومات پر ایک کامل نمونہ اور ثبوت ہیں۔ اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے مقصد یہ ہے کہ منصف مزاج طبیب جب ارشادات امام کا بغور مطالعہ کرے تو وہ اس نتیجہ پر پہونچ جائے کہ علم دین کا عالم، عالم علم ابدان بھی ہوتا ہے ——— !

بنیادِ طب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض ارشادات جو علم طب کی بنیاد کہے جا سکتے ہیں۔

طبیب صرف بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے

موسیٰ بن عمران نے بارگاہ احدیت میں عرض کیا "پروردگارا!"

درد کون دیتا ہے؟ وحی آئی کہ ہم دیتے ہیں۔ پھر عرض کیا، پروردگار! دوا یا شفا کون دیتا ہے؟ وحی ہوئی کہ شفا بھی ہم ہی دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے پھر بیمار طبیب کے پاس کیوں جاتے ہیں۔ جواب ملا، طبیب سے اپنا دل خوش کرتے ہیں، اور معالج کو اسی وجہ سے طبیب کہتے ہیں۔

اسلام میں اور نظرِ انبیاء میں مؤثرِ حقیقی خدائے تعالیٰ ہے۔
جناب ابراہیم نے اپنی قوم سے فرمایا، میرا خدا وہ ہے کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھ کو شفا بخشتا ہے۔ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۔ (الشعراء، آیت ۸۰)۔

مسلمان اگر بیمار ہوتا ہے اور اطباء اس کو جواب دے دیتے ہیں، تیمار دار کوشش حسب مرتبت ہیں، دوا کوئی اثر نہیں کرتی۔ پھر بھی مسلمان مریض مایوس نہیں ہوتا، کیونکہ اس کا یقین ہے کہ شفا کا دینے والا خدا ہے۔ برعکس اس کے جو خدا کا اعتقاد نہیں رکھتا، جب طبیب اس کو جواب دے دیتے ہیں اگرچہ مرض مہلک نہ ہو اور موت کا وقت بھی نہ آیا ہو پھر بھی کم از کم فکر و غم میں مدقوق (دق زدہ) تو ہو ہی جاتا ہے۔

چند آئینِ طبّ

- ارشاد امام صادق علیہ السلام ہے کہ جب تک جسم بیماری کو برداشت کر سکے دوا کے استعمال سے پرہیز کرو۔

- ارشاد امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب ہے۔ دوا تمہارے معدہ کے ساتھ وہ کرتی ہے جو ریتی زنگ زدہ پیتل کے ساتھ زنگ کو بھی گھس دیتی ہے۔ یعنی دوا معدہ کو بھی گھس دیتی ہے۔
- ارشادِ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ہے کہ کوئی ایسی دوا نہیں جو کسی دوسری بیماری کو جسم میں نہ پیدا کر دیتی ہو۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جب تک شدید ضرورت نہ ہو دوا استعمال نہ کی جائے۔
- ارشاد امام علی رضا علیہ السلام ہے کہ جب تک ممکن ہو طبیب سے رجوع نہ کرو کیونکہ معالجہ تن کی مثال تعمیر مکان کی سی ہے جہاں اس کو چھیڑا اور معمول بگڑ گیا۔
- امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو معمولی شکایت پر طبیب سے رجوع کرتے ہیں اگر اس دوا سے وہ مر جائیں تو صحیح پیروانِ مذہب میں ان کا شمار نہیں ہوتا۔

حفظِ سلامتیِ بدن

ارشاد امام صادق علیہ السلام ہے کہ جس کی صحت بیماری سے نمایاں تر ہو پھر بھی اپنا وہ کسی دوا سے علاج کرے اور مر جائے میں اس سے بیزار ہوں۔ گویا ایسے شخص نے اپنی ہلاکت میں آپ امداد کی ہے۔

زیادہ پانی پینے کے نقصان

(۱) ارشادِ امامؑ ــــ کہ پانی کم پیو، زیادہ پانی ہر مرض کو قوت پہونچاتا ہے۔

(۲) سِن رسیدہ، ضعیف، بوڑھوں کو ضروری ہے کہ سونے سے پہلے کچھ ضرور کھا لیا کریں، اس سے خواب گوارہ اور تنفس خوشگوار ہو جاتا ہے۔

آدابِ غذا خوردن

(۱) بے اشتہا اور بے خواہش کوئی چیز کھانا حماقت اور نادانی ہے اور جب تک اشتہائے کامل نہ ہو غذا نہ کھاؤ۔

(۲) ہر مرض معدہ اور بدہضمی سے پیدا ہوتا ہے، مگر بخار کبھی کبھی خود بخود عارض ہو جاتا ہے۔

(۳) جب غذا کھاؤ تو حلال کو منتخب کرو، اور خدا کے نام سے شروع کرو۔ خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے فرمایا کسی ظرف کا بھرنا اس قدر برا نہیں جس قدر ظرف شکم کا۔ لہذا کھاتے وقت ایک ثلث (تہائی) غذا کے واسطے۔ ایک ثلث (تہائی) پانی کے لئے۔ اور ایک ثلث (تہائی)

خالی سانس کے واسطے رکھو۔

راہ رفتن بیمار

بیمار کو راہ چلنا اکثر کمزور کر دیتا ہے

اکثر زہریلی ہوائیں، غلبہ صفرا یا سودا یا بلغم سے ہوتی ہیں۔ لہذا انسان کو ان طبائع کے غلبہ سے پہلے محتاط رہنا چاہیے۔ ورنہ راحت میں نہایت سکون ہے ــــ ۱۱

درباره خواب و آسائش

(۱) ارشادِ امامؑ ــــ خواب باعث آسائش بدن ہے، گفتگو سبب آسائش روح، اور خاموشی وجہ آسائش خرد ہے۔

(۲) جس میں اصلاح بدن ہو وہ داخل اسراف نہیں۔ اسراف کھانے پینے کی چیزوں میں حد سے تجاوز کرنے میں ہے۔

چند مفید باتیں { معالجہ کی چار قسمیں ہیں: فصد۔ روغن مالی۔ قے کرنا۔ حقنہ یعنی انیما۔

آدابِ حمام

خالی معدہ حمام میں مت جاؤ۔ اور شکم سیر ہو کر بھی حمام میں نہ جاؤ۔

میانہ روی خوراک

اگر لوگ خوراک میں میانہ روی اختیار کریں تو کبھی بیمار نہ ہوں۔

پاکیزگی دست ہا اپنے ہاتھوں کو کھانے سے پہلے اور بعد دھونا چاہیے، اس سے تندرستی برقرار، اور عمر دراز ہوتی ہے۔ اور ہاتھوں کا نہ دھونا بیماری کا سبب ہے۔ بیماری ضعف بدن کا باعث ہے۔ ضعف بدن کوتاہی عمر اور عدم حصول دولت کا باعث ہے۔

نزدیکی بازنان موسم سرما ہو یا موسم گرما، اول شب جبکہ شکم سیر ہو عورت (زوجہ) کے پاس نہ جاؤ اس سے مختلف درد اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں۔

طبابت روحی

جس طرح جسم انسانی بیمار ہوتا ہے اور محتاج علاج ہے اسی طرح روح بھی مائل بہ زوال ہو کر بیمار ہوتی ہے وہ بھی محتاج علاج ہے۔ تاکہ اس کو افعال رذیلہ اور خواہشات حیوانی سے جو انسان کے لئے مہلک امراض ہیں، نکال کر اوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ کی جانب مائل

کرکے اصلاح کی جائے۔ یوں تو اکثر دانشوران عالم نے بھی کچھ آئین اور ضوابط اصلاح نفوس اور آداب اخلاق کے مرتب ضرور کئے ہیں لیکن باوجود کوشش کامیابی کی منزل سے دوچار نہیں ہو سکے، کیونکہ یہ کام صرف دینی رہبر و رہنما ہی کا ہے، کہ وہ آدمی کو اخلاق و جہالت کی پستیوں سے نکال کر فضیلت کی منزل تک پہونچا دیں۔

ظاہر ہے کہ حقیقت روح اور جسم کو اس سے بہتر اور کون جان سکتا ہے جس نے روح اور جسم کو پیدا کیا ہے۔ لہٰذا اس نے جس کو روح اور جسم کا طبیب بنا کر اصلاح عالم کے لئے اپنی طرف سے بھیجا، وہی سب سے کامل اور حاذق طبیب ہے۔ انہیں ہستیوں نے صحت نفوس بشری کو فضائل حمیدہ کی دعوت دی، چنانچہ آخری رسول اپنی تمام ذمہ داریوں کے ساتھ صرف اسی کام کے لئے مبعوث ہوا، قرآن نے پکار کر کہا: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ (سورہ انفال آیت نمبر ۲۴) ترجمہ:- خدا اور اس کے رسول کو جواب دو جب وہ حیات کی طرف بلائیں۔ (۲) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (سورہ یونس آیت ۵۷) ترجمہ:- یقیناً تمہارے خدا کی طرف سے نصیحت اور شفا آئی اسکے لئے جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے۔ (۳) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورہ اسراء آیت نمبر ۸۲) ترجمہ:- ہم نے

قرآن میں وہ چیزیں جو رحمت اور شفا ہیں نازل کیں مومنین کے واسطے ورنہ پائیں گے ظالمین مگر خسارہ۔

پیغمبر اسلام رسولِ خدا نے فرمایا "نہیں مبعوث ہوا میں مگر صرف اس لئے کہ مکارمِ اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہونچاؤں اور فضائل علم حکمت سے انسانیت کے تاریک سینوں کو منور کروں۔ چنانچہ آپ اپنی پوری زندگی تبلیغ دین اور اسلامی روح جسم میں مشغول رہے یہاں تک کہ عالمِ فانی سے عالمِ باقی کی طرف رحلت فرمائی اور صرف اس لئے کہ دنیائے انسانیت بے سرپرست اور بغیر مصلح نہ رہ جائے۔ دو گراں چیزیں (قرآن اور عترت) اپنے بعد گمشدہ راہ کیلئے چھوڑیں، ایک قرآن صامت اور دوسری قرآن ناطق (عترت) تاکہ تعلیم قرآن سے اگر کوئی انحراف کرے تو اسکو راہِ مستقیم دکھائیں۔

امام جعفر صادق آپ کا زمانہ انتہائی بدامنی و بدنظمی اور اختلافات کا دور تھا، دنیا طرح طرح کے عقائد میں مبتلا تھی۔ ایسے ہولناک ہنگامے میں جہاں آواز بے سود ہو کسی مصلح اور مبلغ کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ امام عالی مقام نے اپنے فرض امامت کو اس طرح انجام دیا جیسے ایک طبیب حاذق بحکم خداوندی بیمار انسانیت کے جسم و جان کی سلامتی کے لئے انتھک کوشش فرماتا ہے۔

نمونہ طبِّ روحی امام جعفر صادقؑ

ہم نہایت اختصار سے یہاں چند نمونہ امام عالیمقام علیہ السلام کے طبِ روحانی پیش کر رہے ہیں، تاکہ قارئین و ناظرین امام کے نسخہائے روح پرور اور شفا بخش سے بھی مستفید ہو سکیں۔ تفصیل کی اس کتاب میں گنجائش نہیں ہے۔

غضب غضب ایک وہ حالت ہے جو متوقع اور غیر متوقع حالات کے پیش آنے پر برانگیختہ ہوتی ہے۔ اور جب وہ طبیعت پر مسلط ہو جاتی ہے تو انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔ انسان راہ صواب سے منحرف ہو کر ہر بے ضابطگی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

- غصہ کے وقت خون جوش مارتا ہے اور تیزی سے قلب کیطرف مائل ہوتا ہے، اور وہاں سے رگوں میں منتقل ہو کر جسم پر ظاہر ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ چہرہ سرخ اور گردن کی رگیں ابھر جاتی ہیں، سینے میں پانی کی طرح جوشش زن ہوتا ہے۔ چہرہ کو بگاڑ دیتا ہے۔ انسان اپنے ہونٹ دانتوں کے نیچے دبا لیتا ہے۔ اور جسم کے تمام اعضاء متاثر ہوتے ہیں۔
- غضب، عقل کا سب سے بڑا اور سخت دشمن ہے۔
- غضب کے اہم ترین اسباب دو ہیں۔

(۱) وراثت (۲) بیماریاں۔

● خاندانی تربیت کے طریقے اور اساتذہ کی تعلیم کو بھی غضب کی آگ کو بھڑکانے میں بڑا دخل ہے۔

● تکبر۔ خود بینی۔ مسرت بےجا۔ کثرتِ مزاح۔ مکر و حرصِ زر و مال و جاہ بھی وہ اخلاقِ کثیفہ ہیں، جو غضب کو اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ اور خود غضب متعدد بیماریوں کی تولید کا سبب ہے۔

● غضبناک آدمی میں پاگل کتے کے خواص پیدا ہو جاتے ہیں اگر وہ حالتِ غضب میں کسی کے کاٹ لے تو اثرات سگِ گزیدہ کے جیسے ہوتے ہیں۔

● غضب وہ روحانی خطرناک بیماری ہے جو اوّل صاحبِ غضب کو اور پھر دوسروں کو سخت نقصان پہونچاتی ہے۔ صاحبِ غضب نادانستہ جرمہائے بزرگ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

● دنیا کے اطبّاء اس غضب کے مہلک مرض کے علاج سے عاجز رہے ہیں۔ لیکن خدا کا مقرر کردہ طبیب پیغمبرِ اسلامؐ نے اس کا علاج یوں ارشاد فرمایا ہے۔

• اگر کوئی شخص اپنے اندر آثارِ غضب دیکھے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے۔ بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ اگر پھر بھی اثر رہے تو ٹھنڈے پانی سے وضو اور غسل کرے، کیونکہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

ارشادِ امام ہے کہ ہر شر اور بلا کی کنجی (چابی) غضب ہے اور اگر کوئی بردبار نہیں، پھر بھی بردباری اور تحمل کی کوشش کی جائے غضب

مردِ دانا کے دل کو ہلاک کر دیتا ہے۔ بردباری اسکا بہترین علاج ہے۔

دروغ (جھوٹ)

سب سے بڑی رکاوٹ فرائضِ انسانی کی ادائیگی میں دروغ ہے۔ یہ انفرادی اور اجتماعی ہر دو لحاظ سے خطرناک تر ہے۔

● دروغ، دروغگو کے اندر ہر اخلاق رذیلہ پیدا کر دیتا ہے۔

(۱) معاملات میں آمیزش (۲) مکاری اور دھوکہ بازی۔ (۳) خیانت اور ریاکاری (۴) وعدہ خلافی (۵) عہد شکنی، یہ سب دروغ کے آوردہ ہیں۔ دروغ بذاتِ خود ایک قبیح صفت ہے۔

● دروغگو معاشرہ میں ایک وہ عضوِ ناپسند ہے جو خود کو بھی ہلاک کرتا ہے اور دوسروں کو بھی۔

● امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ کوئی بیماری دروغ سے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہے۔

● جو زیادہ جھوٹ بولتا ہے اُس کی لوگوں کی نظر میں کوئی قیمت نہیں رہتی، عزت و آبرو برباد ہو جاتی ہے۔ اس کے بالمقابل جس کی زبان راست گو ہوتی ہے اسکا عمل بھی پاکیزہ ہوتا ہے۔

● خداوندِ عالم نے بارہ بلاؤں پر تالا (قفل) لگا دیا ہے جس کی کنجی (چابی) شراب ہے لیکن دروغگوئی شراب خوری سے بھی بدتر ہے۔

● دروغگو کی صحبت سے بچو کیونکہ جب فائدہ پہونچانا چاہے گا تو صرف نقصان ہی پہونچائے گا فائدہ کا محض نام ہوگا۔

● — دروغگو غیروں کو تمہارے نزدیک اور نزدیکیوں کو غیر بنا دیتا ہے۔

رشک و حسد

رشک، دوسروں کی دولت دیکھ کر رنجیدہ اور اُن کی دولت کے زوال کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔

● — حاسد ہمیشہ دوسروں کی دولت بہ حسرت دیکھتا اور دیکھ کر خود بہ خود جلتا ہے۔

● — حسد ایک وہ روحانی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ شدید ہو۔ اس لئے کہ بخیل اپنی دولت دوسروں کو دینے میں بخل کرتا ہے۔ لیکن حاسد، دوسرے جب کسی اور دوسرے کو دیتے ہیں تو بھی ملول ہوتا ہے، اور چاہتا ہے کہ دولت دوسروں کے پاس نہ رہے چاہے مجھے ملے یا نہ ملے۔

ارشادِ رسول

خدا کی نعمتوں کے بھی بہت سے دشمن ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ فرمایا جو حسد کرتے ہیں ان لوگوں پر جن کو خدا نے نعمتیں عطا فرمائی ہیں، یہ بیماری خباثتِ روح کی وجہ سے عارض ہوتی ہے، جب آدمی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے اخلاق فاسد ہر جرم و گناہ کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

● — ارشادِ امام ہے کہ حاسد ایک طرفۃ العین کے لئے بھی راحت نہیں دیکھتا — حاسد، عذابِ دائمی۔ ہمیشہ کی پریشانی۔ حسرت و ناامیدی لغزش و گنہگاری میں مبتلا اور ہمیشہ ناخوش رہتا ہے۔ اگرچہ بظاہر

صحت مند نظر آتا ہے۔

● — حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو۔

تکبّر یا بزرگ نمائی

غرور ایک وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنے کو بزرگ اور دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

● — تکبّر ایک وہ جاں فرسا بیماری ہے جس سے روح کمزور تر ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کا مریض اپنی ناسمجھی کی وجہ سے خود کو قابل و فاضل، اور دوسروں کو جاہل سمجھنے لگتا ہے۔ اپنے عیوب اور دوسرے کے کمالات پر نظر نہیں کرتا۔ اس خطرناک بیماری کے اثرات یہ ہیں کہ آدمی کو رذائلِ اخلاق کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ کینہ و دشمنی، بدخواہی و سرکشی، پند و نصیحت سے انحراف، غرضکہ ہر اخلاقِ حمیدہ سے دور ہو جاتا ہے۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں: متکبر وہ کرتا ہے جو اپنے اندر ذلت دیکھتا ہے۔ متکبر ہر وقت مدح و ثنا کا محتاج رہتا ہے۔ کوئی بے وقوفی اور جہالت، تکبر سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہے۔ عاجزی اور انکساری اس کا علاج ہے۔

● — تین چیزیں دشمنی پیدا کرتی ہیں۔ خود پسندی، دو رُوئی اور ستم۔

حرص

کسی چیز کے حاصل کرنے اور طلب میں انتہائی کوشش کرنا حرص ہے۔ جب عقلِ انسانی پر قوتِ حیوانی غالب آجاتی ہے تو یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

● حریص اگرفتارِ حرص کبھی فقیری سے رہائی اور نجات نہیں پاتا۔ جتنی حرص زیادہ ہوتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ فقیر ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے کہ فقیری احتیاج کا نام ہے۔ اور حریص سے زیادہ کوئی صاحبِ احتیاج نہیں۔

● حریص خدا کی عطا کردہ روزی پر قناعت نہیں کرتا اور اس کی تمام کوشش زیادہ مال و دولت میں صرف ہوتی ہے لہٰذا یہ صحیح ہے کہ حریص ہمیشہ فقیر ہے۔

● ارشادِ امام ہے کہ سب سے بڑا دولتمند اور غنی وہ ہے جس میں حرص نہ ہو — وہ شخص بے نیاز ہے جو خدا نے دیا ہے۔ اس پر قناعت کرتا ہے۔

● حرص رنج و غم، مصائب و آلام کی کنجی (چابی) ہے۔

● حرص انسان کو گناہ کی مشکلات میں پھنسا دیتی ہے۔

● حریص چار چیزوں سے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

قناعت - رضا بر تقدیر - یقین - سکون۔

وعدہ خلافی

وعدہ خلافی روح کو ضعیف، انسان کو ذلیل کر دیتی ہے۔ جس میں یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے، وہ سب کی نظر میں ساقط الاعتبار ہو جاتا ہے۔

جو ممالک اس بری خصلت سے مشہور و معروف ہو جاتے ہیں ان کی تمام تر ترقی کی راہیں مسدود اور دیگر ممالک سے تعلقات و روابط منقطع ہو جاتے ہیں۔ باہمی تجارت درآمد برآمد کو سخت نقصان پہونچتا ہے اور

اعتبار یا ہی جو ایک قیمتی صفت ہے زائل ہو جاتا ہے۔

● یہ بیماری اکثر ذلیل النفس اور کمینوں کو ہوتی ہے جس کی دوا سوائے انبیاء روحانی کی پند و نصائح کے کسی طبیب کے پاس نہیں۔

● امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو خدا و آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ وعدہ وفا ہوتا ہے۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی اگر کسی آدمی میں پائی جائے، سمجھو کہ وہ منافق ہے اگرچہ روزہ، نماز کا کیوں نہ پابند ہو۔

(۱) دروغگوئی (۲) وعدہ خلافی (۳) بددیانتی۔

جنگ وجدال

بحث و مباحثہ۔ حجت و تکرار، مہلک ترین صفات میں سے ہیں۔ جب خواہشِ نفسانی غالب آجاتی ہے تو وہ دوسروں کے افعال و اقوال پر اعتراض کیا کرتا ہے اور ہر ایک بات کو حقیر اور کمتر خیال کرتا ہے۔ یہ ایک وہ بڑی خطرناک بیماری ہے جس کا ادنیٰ ترین ضرر یہ ہے کہ دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔

● ارشادِ امام ہے کہ مومن وہ ہے جو دشمنوں سے بھی تواضع و مدارات سے پیش آئے کسی سے مخالفت پیدا نہ کرے۔

● تین چیزیں داخلِ جہالت ہیں۔ (۱) جدال (۲) تکبر (۳) جہل۔

● سات آدمی وہ ہیں جو اپنے نیک اعمال کو تباہ کر لیتے ہیں اور ساتواں شخص وہ ہے جو اپنے برادرِ دینی سے جنگ کر کے اس کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔

جنگ ومباحثہ اگر صرف خود نمائی کیلئے ہو تو بدترین صفت ہے مگر اثباتِ حق کے واسطے صفتِ محمود ہے۔ اگر اثباتِ حق کیلئے مخالف سے بطریقِ احسن بحث ومباحثہ کیا جائے کہ باہم دشمنی پیدا نہ ہو تو خود خدائے عظیم اپنے رسولِ کریم سے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵) ترجمہ:۔ دشمن سے بطریقِ احسن مجادلہ کرو۔

اصل کتاب (طبِ الصادق) میں مؤلف کتاب نے اپنی جانب سے بعض گیاہ، برگ وبار کے خواص اور طریقِ علاج کا اضافہ کیا ہے۔ ہم بنظرِ اختصار اس تفصیل سے صرف نظر کرکے صرف طبِ جسمانی اور طبِ روحانی، فرمودہ امام عالیمقام علیہ السلام پر اکتفا کرکے اس مقدس کتاب کو ختم کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ الْعَظِیْمِ

(تمت بالخیر)

بحر رسید محمد حسن عسکری میرمخادمِ ایرانی